REGD E.P. NO 57

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۵۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے

ممالک غیر ۷½ روپے

فی پرچہ ۲ نئے پیسے

جلد ۶ | ۹ تبلیغ ۱۳۳۶ ہش | ۹ رجب ۱۳۷۶ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

قادیان ۶ فروری۔ محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کے ہاں مورخہ ۵ کو بمبئی میں لڑکی تولد ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ محترم مولوی صاحب ۳۰ جنوری سے بمبئی تشریف لے گئے ہوئے ہیں

قادیان ۶ فروری۔ مولوی عمر علی صاحب بنگالی درویش جو زمانہ درویشی ہی میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم پا کر گذشتہ سال پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل پاس کر چکے ہیں نے حال ہی میں شادی کرنے کے بعد آج بعد نماز مغرب اپنے ہاں دعوت ولیمہ دی جس میں پچاس کے قریب دوست مدعو تھے۔ بعدہٗ حضرت حاجی محمد دین صاحب تہالوی صحابی درویش نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو [illegible]

قادیان میں جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب نہایت کامیابی سے منعقد ہوا

ہندو سکھ۔ مسلم۔ عیسائی مقررین کا اظہار عقیدت

قادیان ۳ فروری جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام پونے دو بجے بعد دوپہر احمدیہ جلسہ گاہ میں زیر صدارت جناب سردار دھرم آنند سنگھ صاحب گوپال سنگھ منسٹر کا ایک جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب منعقد ہوا جس میں ایک ہی سٹیج سے مختلف مذاہب کے افراد و نمائندگان نے مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی سیرت و سوانح پر اظہار خیالات فرماتے ہوئے ان کے لئے عقیدت کے پھول پیش کئے اور باہمی پریم، محبت اور اتحاد و رواداری کا بہترین نمونہ پیش کیا۔

جلسہ کا آغاز

جلسہ کی کارروائی عارف الدین طالب علم مدرسہ احمدیہ کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ یونس احمد صاحب اسلم درویش نے ایک احمدی دوست جناب قیس مینائی صاحب کی کہی ہوئی نظم بعنوان سام کنہیا شام کنہیا خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہٗ جناب مولوی برکات احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ کی طرف سے تیار کردہ استقبالیہ ایڈریس مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی (جو اسی جلسہ کے لئے قادیان تشریف لائے ہوئے تھے) نے پڑھ کر سنایا جو بجنسہٖ دوسری جگہ درج ہے اس کے بعد اس جلسہ کے لئے ملک کے اکناف سے آئے ہوئے معززین کے پیغامات مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ ہی نے پڑھ کر سنائے۔ مثلاً دہلی سے جناب ڈاکٹر شنکر داس صاحب مہرہ کا پیغام۔ اڑیسہ سے گورنر اڑیسہ شری بھیم سین سچر سابق چیف منسٹر مشرقی پنجاب اور چنڈی گڑھ سے جناب سردار پرتاپ سنگھ صاحب کیروں چیف منسٹر مشرقی پنجاب وغیرہم کے پیغامات سنائے (یہ پیغام دوسری جگہ نقل کئے گئے ہیں)۔

مہاتما بدھ کی سیرت

پہلی تقریر مہاتما بدھ کی سیرت پر مدرسہ احمدیہ کے طالب علم ولی الدین صاحب حیدرآبادی نے کرتے ہوئے بتایا۔ کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو اخلاق و اعمال میں اصلاحات کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے دلائل سے یہ واضح کیا کہ لوگوں کی یہ غلطی ہے۔ کہ دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کو اپنا پیشوا نہیں سمجھتے تھے۔ مہاتما گوتم بدھ کی سیرت کا پہلو ذکر کرتے ہوئے آپ کی پیدائش ابتدائی عمر میں زہد و عبادت کے واقعات کو بالتفصیل بیان کیا۔ اور گوتم بدھ کے جوان بیوی اور لڑکے کو چھوڑ جانے کے مشہور واقعہ کو ذکر کر کے یہ بتایا کہ درحقیقت یہ ایک رؤیا کی بنا پر آپ نے اپنے بیوی بچوں سے جدائی اختیار کر کے جنگلوں میں چلے گئے کئی پنڈتوں کی شاگردی میں رہے۔ آخر ان جنگلوں اور ویرانوں میں ریاضت کے بعد گیا مقام میں ایک پیپل کے درخت کے نیچے آپ کو معرفت حاصل ہوئی۔ اور آسمانی نور کا انکشاف ہوا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے عزیز موصوف نے بدھ مذہب کے بنیادی اصول و تعلیمات پر بھی روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ یہ پہلا آریہ معلم تھا جس نے انسانی اخوت کا پرچار کیا۔ اور ذات پات کے امتیاز کو دور کرتے ہوئے ہر شخص کو اپنے اعمال کی طرف توجہ دلائی۔ جن کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ آپ حیات جاودانی کے قائل تھے۔ اور ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ مل کر کھانا کھا لیتے تھے۔ پنج اقوام کی دلداری کرتے۔ اسی سبب سے چند سالوں میں ہند۔ لنکا اور جاپان میں آپ کی تعلیم کو عروج حاصل ہو گیا اور آپ کے ماننے والے بکثرت پھیل گئے۔

سری گورو نانک کی سیرت

دوسرے نمبر پر جناب سردار رام سنگھ صاحب ایم۔ اے بی ٹی نے سری گورو نانک جی کی سیرت پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ جب مجھے یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ میں ناچیز آپ کی خدمت میں کچھ عرض کروں۔ دنیا پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں دھرم کو بدنام کیا جاتا ہے۔ اور یہ کام دھرم کی حقیقت نہ جاننے کے کارن ہو رہا ہے۔ آپ نے دھرم کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے لئے مرید۔ مرشد اور اللہ تین ہستیوں کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ مرید چاہتا ہے کہ اللہ سے مل جائے۔ مگر اس کو اللہ سے ملنے کے لئے کسی وسیلے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ وسیلہ مرشد ہوتا ہے۔ آپ نے ۱۹۴۷ء میں رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ سب کچھ مذہب کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہوا۔ اور انگریز کی Devide and Rule پالیسی کے نتیجہ میں مختلف مذاہب کے افراد باہم مل کر نہ بیٹھ سکے۔ حالانکہ وہ اسلام جو لاکھوں دلوں کو [illegible] کی تعلیم دیتا ہے اور سکھ جو روزانہ یہ کہتا ہے کہ نانک۔ نام چڑھدی کلا تیرے بھانے سربت دا بھلا آپس میں مذہب کے نام پر گتھم گتھا ہو گئے۔ البتہ اس وقت بھی قادیان کی پوتر دھرتی میں انسانیت کو قائم رکھا اور اس جماعت نے قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ میں حصہ نہ لیا۔

آپ نے شری گورو نانک کی سیرت و تعلیمات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اکو اونکار کا نعرہ لگا کر آپ نے اسلام کی وحدہٗ لاشریک لہٗ کی تفسیر بیان کی اور ان الفاظ سے کسی مذہب کا ٹکراؤ نہیں ہے۔ آپ نے بتایا کہ نانک کے کلام میں بہت سے اسلامی الفاظ کو استعمال کیا گیا ہے۔ آخر میں آپ نے گیانی گورمکھ سنگھ صاحب مسافر کی نظم حضرت بابا نانکؒ کے بارہ میں پڑھ کر سنائی۔

جناب پنڈت گورکھ ناتھ کی تقریر

تیسری تقریر جناب پنڈت گورکھ ناتھ صاحب صدر گورداسپور ضلع کانگرس نے کی۔ آپ نے فرمایا:-

یہ جان کر مجھ جیسے آدمی کو کیوں نہ خوشی ہو جس نے اپنی زندگی کی جدوجہد میں یہ کوشش کی کہ لوگ مذہب اور فرقہ میں تمیز کر پائیں۔ کوشش کے باوجود میں اس میں کامیاب نہیں ہوا۔ بے شک اب تک تو لوگ مذہب اور فرقہ میں تمیز نہیں کر پاتے تھے لیکن اس کا آغاز آج کی اس تقریب سے ہو رہا ہے۔ آپ نے بھی ۱۹۴۷ء کے خونیں زمانہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ وہ انسانیت پر بربریت کا دور تھا جس کے کچھ عرصہ بعد جب یہ لوگ آپس میں ملے تو سب کو اس پر تعجب ہوا۔ درحقیقت انسانیت کے مادیت سے پرے کچھ اور بھی دیکھنے کی چیز موجود ہے۔ وہ روحانیت ہے جو کہ [illegible] پیشوا سے حاصل ہو سکتی ہے یا [illegible]

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ساما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۹ر فروری ۱۹۵۷ء

عقیدت کے پھول

دیگر ممالک کے مقابل پر ہندوستان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ دنیا کے مشہور مذاہب کے پیرو اسی ملک میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ان مختلف المذاہب افراد میں یہ بھی خاصہ ہے کہ انہیں اپنے مذاہب سے نسبتاً زیادہ اُنس اور محبت ہے۔ گو یہ محبت اب زمانہ کی بدلی ہوئی رَو کے ساتھ قدرے کم ہو رہی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ پیشتر ہمارے ملک میں اس کا اظہار کچھ اور ہی انداز میں نظر آیا کرتا تھا۔ جب کہ ایک مذہب کا پیروکار اپنے ہی مذہب کی اصل تعلیم کو بالا ئے طاق رکھ کر دوسرے مذہب کے پیشوا کو نازیبا کلمات سے یاد کرتا اور اپنی ناسمجھی کے باعث دل ہی دل میں خیال کرتا کہ اس طریق پر گویا وہ اپنے مذہب کی بڑی ہی خدمت بجا لایا ہے۔ حالانکہ کسی مذہب کی طرف ایسی تعلیم کی نسبت دینا بجائے خود "مذہب" کی توہین ہے۔ کیونکہ تمام مذہب کا سرچشمہ ایک ہے۔ بہر حال ایسے وقت میں ہمارے ملک کے مختلف العقائد مذہبی پیروؤں کو متحد کرنے کی اشد ضرورت تھی۔ تا ملک میں اتحاد و یگانگت کا دور دورہ ہو۔ چنانچہ آج سے پندرہ بیس سال پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی جماعت میں اس بات کی تحریک جاری فرمائی۔ کہ دنیا کے ہر کونہ میں جہاں بھی احمدیہ جماعت پائی جائے۔ سال بھر میں کم سے کم ایک دن ایسا منایا جایا کرے۔ جبکہ ایک ہی سٹیج سے مختلف مذاہب کے پیشواؤں کو خراجِ عقیدت پیش کیا جائے۔ اور ان کی مقدس سیرت و سوانح کو حاضرین کے سامنے بیان کر کے ان کے اوصاف حمیدہ کو اپنانے کی ترغیب دی جایا کرے۔ اس رنگ میں نیک کی تحریک کے علاوہ ایک ملکی فائدہ بھی مقصود تھا۔ یعنی اس طریق سے ملک کے مختلف الخیال افراد کے مذہبی مناقشات و تنافر کو دور کر کے اتحاد و اتفاق کا رستہ صاف کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اُس وقت سے اب تک خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ تقریباً ہر سال مختلف اوقات میں ایسے جلسے منعقد کرتی ہے اور ہمارا لمبا تجربہ اس امر پر شاہد ہے کہ ان جلسوں کا نہایت ہی خوش کن نتیجہ نکلا۔ اور ہر سنجیدہ مزاج محب وطن نے اس مبارک تحریک کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ایسی تقریبات پر جب بھی ہماری جماعت نے جس غیر مسلم تعلیم یافتہ معزز کو اس کا دعوت نامہ بھیجا وہ یا تو خود حاضر جلسہ ہو کر اس کی کامیابی کا موجب بنے۔ اور اگر کسی مجبوری کے باعث حاضر ہونے سے قاصر رہے تو اپنے دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے اپنا پیغام ہی لکھ کر بھیجدیا۔ اسی طرح مقامی طور پر جلسہ کی کارروائی سننے والے تمام حاضرین اس سے غیر معمولی متاثر ہوئے۔ چنانچہ ہفتہ زیر اشاعت جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز میں اسی قسم کا جو جلسہ منعقد ہوا۔ وہ اس کی تازہ اور زندہ مثال ہے۔ جبکہ جلسہ کے مقررین کے علاوہ ملک کے مختلف مقامات سے پیغامات بھیجنے والے معززین سب کے سب نے جملہ پیشوایانِ مذاہب کی خدمت میں عقیدت مندی کے پھول پیش کئے۔

الغرض یہ تو اس مبارک تحریک کی کامیابی کا ظاہری واضح ثبوت ہے۔ لیکن ہم اس موقعہ پر اپنے معزز قارئین کرام کی توجہ اس تحریک کی ایک اور رنگ میں کامیابی کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ جب خدا تعالیٰ اپنے کسی محبوب اور برگزیدہ بندے کے منہ سے کوئی بات کہلواتا ہے۔ اور وہ اُس کے حضور پسندیدہ اور اُس کی منشاء کے مطابق ہوتی ہے تو مخلوقِ خدا کے دلوں کو اندر ہی اندر اس کی طرف پھیرتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ وقت آتا ہے کہ چاروں طرف سے لوگوں کی زبانیں اس پروگرام کی موافقت میں کھل جاتی ہیں۔ گو وقتی طور پر اس کی اصل جڑھ کو تسلیم کرنے سے کسی کو پس و پیش ہو۔ لیکن اس نئی اور غیر معمولی رَو پر عمیق نگاہ رکھنے والے اس کو سمجھ جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کا واضح ثبوت ہندوستان کے نائب صدر جناب ڈاکٹر رادھا کرشنن کی اُس تقریر سے ملتا ہے جو انہوں نے ۲۹ر جنوری کو مدراس یونیورسٹی کی سوسائٹی تقریب میں کی۔ جبکہ آپ نے نظم و ضبط اور انسانیت کی خدمت کا بہترین سبق مذہبی پیشواؤں ہی کے کارناموں سے سیکھنے کا اظہار فرمایا۔ آپ نے فرمایا:-

"آج ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ مذہب کا محض علمی یا نظریاتی مطالعہ نہیں ہے بلکہ گہری بصیرت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم جہاں ادب پاروں اور ذہنی روایات کا مطالعہ کرنے یونیورسٹیوں میں آتے ہیں وہیں ہمیں اولیاء سادھوؤں اور پارساؤں کے روحانی کارناموں کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اور ان سے رواداری کا سبق لینا چاہیئے۔ جو ہمیں اس بدنظمی اور بے راہ روی سے نجات دلا سکتے ہیں۔ ہمارے مذہب نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اپنے لئے زندہ رہنا نہ چاہیئے بلکہ انسانیت کی فلاح و بہبودی کے لئے زندہ رہو۔ آج جب دنیا غربت، بیماری اور موت سے دوچار ہے اس کی بڑی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہماری مذہبی تعلیمات کا ہی نتیجہ تھا کہ ہم میں یہ تصور رچ بس گیا کہ ہم اس دنیا کے لئے نہیں بنائے گئے بلکہ انسانی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ہم خدا کی پرستش کرتے ہیں۔ تاکہ اس طرح انسانیت کی خدمت کر سکیں ہمیں انسانی خدمت کو سب سے اعلیٰ نصب العین بنا لینا چاہیئے۔ ہمارے مذہبی راہنماؤں نے ہمیں جمہوری رویہ اختیار کرنے کی تعلیم دی اور ان کے ہاں ذات پات کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں برتا جاتا تھا۔ اگر ہم ان قدروں میں یقین رکھیں تو ہم اپنے کو بچا لے جائیں گے"

(الجمعیت دہلی ۲/۵ ۱)

الغرض اس طرح پر مختلف اطراف سے مذہبی راہنماؤں کے لئے عقیدت مندی کے پھولوں کا تحفہ درحقیقت اُسی پودہ سے حاصل شدہ ہے جسے حضرت امام جماعت احمدیہ نے قرآن کریم سے اخذ کر کے آج سے پندرہ بیس سال پہلے اس ملک میں لگایا تھا۔ فبارک اللہ فی حیاتہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی

مفتی محمد صادق کی وفات ہوگئی

۱۳ ۵ ۷۶

از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

۱. صادق تھے اپنے نام کی مانند صدق کیش
ان کی مفارقت سے مرا دل ہے ریش ریش

۲. بیگانوں کی زبان پہ بھی ہے انکا ذکر خیر
کر کر کے یاد خوبیاں رو رہتے ہیں سارے خویش

۳. سب چاہتے تھے اور رہیں وہ ہمارے ساتھ
لیکن حیات ہو نہیں سکتی نہ کم نہ بیش

۴. اکمل کی دعا ہے کہ تربت پہ رحمتیں
نازل سماء فضل سے ہوتی رہیں ہمیش

"خاتم المفسرین"

کس قدر تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ جو مقدس وجود ہر قسم کی خیر و برکت کا دروازہ اپنی امت کیلئے کھولنے آیا اور اُس کا فیضان تا قیامت جاری رہنے والا تھا۔ انہیں کے نام لیوا اس زمانہ میں بڑی شدومد سے پیش کر رہے ہیں کہ گویا آپ ہر قسم کے باب نبوت کو بند کرنیوالے ہیں حالانکہ نبوت بھی انعامات الٰہیہ میں سے ایک اعلیٰ انعام ہے جس سے اس امت مرحومہ کو کسی صورت میں بھی محروم نہیں رکھا جا سکتا بلکہ بمقابلہ اُمم سابقہ اس کو اس نعمت سے حصہ وافر ملنا چاہیئے۔ بیشک تکمیل شریعت کے پہلو سے اس ماہ و جلال کے نبی کے بعد کسی صاحب شریعت نبی کی ضرورت نہیں لیکن غیر تشریعی امتی نبی کے لئے یہ دروازہ کسی صورت میں بند نہیں ہو سکتا۔ بہر حال ہمارے غیر احمدی دوست اپنی بات کو تقویت دینے کیلئے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں قرآن کریم میں مذکورہ الفاظ خاتم النبیین کے معنی عام طور پر یہ کیا کرتے ہیں کہ گویا آپ ہر قسم کے نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ اس کے جواب میں ہماری طرف سے ہمیشہ یہ معقول جواب دیا جاتا رہا ہے کہ یہ معنے محاورہ عرب سے ثابت نہیں بلکہ جس ترکیب سے یہ الفاظ کلام اللہ میں وارد ہوئے ہیں اس کے مطابق خاتم کے معنے افضل کے ہوتے ہیں اور آیت قرآنیہ میں آپ کو "افضل المرسلین" قرار دیا گیا ہے

(باقی ص۱۲ پر)

جلسہ پیشوایانِ مذاہب
قادیان
پر معززین کے پیغامات

جلسہ پیشوایانِ مذاہب کے موقعہ پر مندرجہ ذیل معززین نے جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کے نام پیغامات بھجوا کر عدم شمولیت کی معذرت اور جلسہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ نیز احمدیہ جماعت کی اس مقدس تقریب کو سراہا ہے۔

۱۔ سیکرٹری صاحب گورنر اڑیسہ تحریر کرتے ہیں:۔
"شری بھیم سین صاحب سچر گورنر اڑیسہ جلسہ کی کامیابی کے لئے اپنی دلی تمناؤں کا اظہار فرماتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ یہ کانفرنس پنجاب میں مذہبی رواداری کو ترقی دینے میں محد ثابت ہوگی"

۲۔ جناب سردار پرتاپ سنگھ صاحب کیرون وزیر اعلیٰ پنجاب اپنے پیغام میں تحریر فرماتے ہیں:۔
"مجھے یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام ۳ر فروری کو "یوم پیشوایان مذاہب" منایا جا رہا ہے۔ گاندھی جی کے ارشاد کے مطابق "دھرم کی اصلاح میں ہندو مت، اسلام اور عیسائیت وغیرہ سب مذاہب شامل ہیں۔ اس کا نام "سچائی" بھی رکھا جا سکتا ہے صرف خاص معاملہ میں ہی نہیں۔ بلکہ یہ زندہ سچائی ہر چیز پر حاوی ہے۔ اور جملہ تباہیوں اور انقلابات کے بعد بھی قائم رہے گی۔
مجھے یقین ہے کہ آپ کا اس جلسہ میں غور و فکر سچائی کی تلاش میں بہت مدد دے گا۔ اور ہم سب میں جو مختلف مذاہب کے پیرو لیکن ایک ہی خدا کے پر تو ہیں۔ رواداری اور مفاہمت کا باعث ہوگا"

۳۔ جناب ڈاکٹر شنکر داس صاحب مہرہ دہلی اپنے پیغام میں تحریر فرماتے ہیں:۔
"مجھے تحریک احمدیت سے اس لئے عقیدت ہے کہ اس نے بطور ایک مذہبی جماعت کے تاریخ میں پہلی بار عملاً بنی نوع انسان کو دعوت دی کہ وہ اپنے مذہبی پیشواؤں کے علاوہ دوسرے مذاہب کے مذہبی پیشواؤں اور ان کی تعلیمات کا مطالعہ کریں۔ جماعت احمدیہ نے صرف دعوت ہی نہیں دی۔ بلکہ عملاً سال میں ایک بار اپنے پلیٹ فارم سے مختلف مذہبی پیشواؤں کی زندگی پر ایک دن مقرر کیا۔ جب ان کے خوشنما پہلوؤں پر تبصرہ کیا جاتا ہے۔ جس سے بھائی چارہ بڑھتا ہے۔ اور انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ نہ صرف اس کا مذہب ہی سچا ہے۔ بلکہ سچائی تمام مذاہب میں

خطبہ استقبالیہ
بر موقعہ جلسہ پیشوایانِ مذاہب

از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ہم سب کے لئے یہ خوشی کا دن ہے کہ اس مادیت کے دور میں ہم روحانیت کے علمبرداروں کے ذکر اور تعریف کیلئے اکٹھے جمع ہوئے ہیں۔ بیشک یورپ۔ امریکہ اور روس اپنی مادی ترقیات پر نازاں ہیں لیکن ان کی خالص مادی ترقی کو دیکھ کر دنیا کو یہی تجربہ ہوا ہے کہ وہ مادی ترقی جو روحانیت اور اخلاق کے بغیر ہو تباہی اور بربادی کا باعث ہے۔ اور مغربی تہذیب کے آتشگیر اور ایٹمی ہتھیاروں کے ذریعہ سے یہ عالمگیر تباہی دنیا کے سر پر منڈلا رہی ہے اور وہ دن دور نظر نہیں آتا جب خود مغربی تہذیب کے اپنے ہاتھوں اس کی ترقی کی عمارت گرنے والی ہے۔

اگر اس مادی ترقی کے پس منظر کو دیکھا جائے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مادی ترقی بھی صرف مادی کوشش اور جد و جہد سے نہیں ہوئی بلکہ روحانی اور اخلاقی اقدار کا اس میں بہت بڑا دخل ہے اگر تہذیب و ترقی کی اس مشین کو روحانی پیشوا حرکت میں نہ لاتے تو آج دنیا میں پستی اور اندھیرا ہی ہوتا۔ گری ہوئی قوموں کو ابھارنے اور پسماندہ ممالک کو دنیا کے سربراہ بنانے میں روحانیت اور اخلاق ہی پیش پیش ہیں۔

آج ہمارا ملک بھارت اپنی پراچین تہذیب و سبھیتا پر فخر کرتا ہے۔ لیکن کیا یہ پرانی ترقی صرف مدبروں اور سیاسی رہنماؤں کے ذریعہ سے حاصل ہوئی؟ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ بھارت کو آسمانِ ترقی پر جلوہ گر کرنے والے شری کرشن جی مہاراج، شری رام چندر جی، مہاتما بدھ اور وید وں اور گیتا کے خدائی الہام سے تھے بلکہ بعض۔ ایران اور چین کو پستی سے نکالنے والے بھی وہاں کے روحانی پیشوا ہی تھے اور عرب کو جو دنیا کے ملکوں میں سب سے زیادہ پست اور گراہوا تھا۔ تہذیب و ترقی کا استاد بنانے والے بھی پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

پس باوجود تھوڑی تعداد میں اس جگہ جمع ہونے کے ہم خوش نصیب ہیں کہ ہماری غرض روحانیت اور اخلاق اور حقیقی تہذیب و ترقی کے علمبرداروں کی تعریف اور ذکر کرنا ہے۔ وہ دور نہیں کہ جب مادیت کے جنگل میں پھنسے ہوئے لوگ روحانیت کی ضرورت اور قدر کو پہچانیں گے اور جیسا کہ موجودہ زمانہ کے اوتار حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے۔ یورپ اور امریکہ کا ایک دفعہ پھر صحیح مذہب اور روحانیت کی طرف رجحان ہوگا۔ اور جس طرح آج اہلِ مشرق اپنی ترقی کے لئے مغرب کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں۔ اہلِ مغرب اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے مشرق میں شیریں پانی کے چشمے تلاش کریں گے اس وقت ہمارا ملک دنیا کا رہنما ہوگا اور مغربی قومیں اپنی روحانی اور دنیاوی ترقی کے لئے ہماری امداد کی محتاج ہوں گی۔ خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے۔

آخر میں سب دوستوں کو جو اس موقعہ پر روحانی پیشواؤں کی ثنا اور تعریف کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان معززین کے پیغامات پڑھ کر سناتا ہوں جو بوجہ مجبوری جلسہ میں خود شریک نہیں ہو سکے لیکن اپنے پیغامات بھجوا کر اس جلسہ کی رونق کا موجب ہوئے ہیں ان پیغامات کے سنائے جانے کے بعد جلسہ کی کارروائی پروگرام کے ماتحت شروع ہوگی۔

پائی جاتی ہے۔ اگر کہیں نقائص ملتے ہیں تو مذاہب میں نہیں۔ بانیانِ مذاہب کی زندگیوں میں نہیں بلکہ خود انسان کے اپنے وچاروں اور اعمالوں میں ہیں اگر لوگ تنگ نظری اور تعصب چھوڑ کر سچائی دیکھنے کی کوشش کریں تو یہ دنیا سورگ کا نمونہ بن سکتی ہے سب مذاہب ایک جیسے سچے دکھائی دینے لگ جاتے ہیں۔ اور سب مذہبی پیشوا ایک جیسے سچے انسان۔ نہ کوئی کم نہ کوئی زیادہ کسی کو مذہب بدلنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی ہے۔

مذہب کی تبلیغ کا غلط طریقہ مشکل یہ ہے کہ بنی نوع انسان گمراہ ہیں۔ یا انہیں کہتے کہ گمراہی جان بوجھ کر پھیلائی گئی ہے۔ پچھلے ایک ہزار سال سے تبلیغ مذہب کا طریقہ کار ہی غلط رہا ہے۔ تبلیغ کا مقصد روحانیت نہیں رہا۔ بلکہ صرف اپنی تعداد بڑھانا اور دنیاوی اقتدار حاصل کرنا ہی ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہے کہ طرح طرح کے بہتان تراشے گئے۔ اس قدر کیچڑ مختلف مذاہب پر پھینکا گیا کہ سچائی اس گند میں چھپ کر رہ گئی۔ جھوٹے لٹریچر چھپے۔ افسانے بنائے گئے عوام کو گمراہ اور بے وقوف بنایا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مذاہب اور بانیانِ مذاہب کا مقصد ہی فوت ہو کر رہ گیا۔ مذاہب کے نام پر کشت و خون ہوا۔ اور لوگ مذاہب سے متنفر ہونے لگے۔ برِ اعظم ہند میں ۱۹۴۷ء کا انقلاب۔ پاکستان میں احمدیہ جماعت کے خلاف تحریک۔ ایران میں بابی جماعت کے برخلاف خونی کارروائی اس کی ادنیٰ مثالیں ہیں۔

بنی نوع انسان کو ضرورت ہے کہ بنی نوع مذہب کی دعوت انسان کو پھر سے مذہب کی طرف راغب کیا جاوے تاکہ نیکی ابھرے۔ بد اخلاقی ختم ہو۔ ضرورت ہے کہ لوگوں کو مذاہب کا صحیح روپ دکھایا جاوے۔ مختلف بانیانِ مذاہب کی زندگیوں سے صحیح واقعات بتائے جاویں۔ تاکہ دنیا سے بے چینی دور ہو۔ یہ نیک کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ ضرورت ہے کہ دوسری مذہبی جماعتیں اس کی تقلید کریں اور امن اور پریم کی فضا پیدا کر دیں۔ تاکہ انسان بھائی بھائی بن سکیں اور فساد ختم ہو۔

مختلف بانیانِ مذاہب کی ہمیں یہ ماننا ہی ہوگا۔ کہ سب بانیانِ مذاہب ایک سے ہیں۔ نہ کوئی چھوٹا ہے نہ بڑا سب برابر ہیں۔ سب سچائی اور امن کے داعی ہیں۔ یہ ایک شراب مختلف قسم کی بوتلوں میں ہے۔ مختلف بانیانِ مذاہب مختلف گروں اور فرقوں میں پیدا ہوئے مختلف قسم کی سماجی برائیوں سے متاثر ہوئے۔ مگر یہ کہنا سچ ہے کہ گو دیکھنے جسم علیحدہ علیحدہ تھے مگر روح ایک تھی۔ ان کی تعلیم کا مقصد انسان اور انسانی سماج کو با اخلاق بنانا تھا۔ امن قائم کرنا تھا۔ ان میں سے کوئی مفسد نہ تھا۔

مختلف مذاہب کی ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ سب مذاہب خدا کی طرف سے ہیں۔ خدا اسنے ہی سکھائے ہیں یہ انسانی فطرت ہے جو اسے مذہب سے لگاؤ پر مجبور کرتی ہے اور وہ [illegible]

گائے کُشی کی ممانعت کے قانون کی ناکامی

اقتصادی اعتبار سے

دیہاتی حقیقت۔ از ذرکھلی ٹنگی جناب چوہدری پرتاپ سنگھ ساکن تنگڑہ ضلع ہوشیارپور) نے اخبار ٹریبون مورخہ ۲۹ر جنوری ۱۹۵۶ء میں شائع کی ہے۔ اصل چھٹی انگریزی میں ہے۔ جس کا ترجمہ قارئین بدر کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ ... ان لوگوں پر ان کا حقائق شاید ہی اثر ہو جو مذہبی تنگ نظری کو اقتصادی و سماجی ... میں پیش کرنے کے خواہشمند ہیں۔ برکات احمد راجیکی بی۔ اے قادیان)

"آوارہ مویشی"

دیہی علاقہ میں آوارہ مویشیوں کی تعداد خطرناک طور پر بڑھ رہی ہے۔ کئی اشخاص ناکارہ۔ بوڑھے اور کمزور مویشیوں کو گھروں سے باہر نکالنے کا طریق اختیار کرلیتے ہیں۔ بالخصوص چارہ کی کمی کے وقت اگر مقامی لوگ اعتراض کریں تو وہ رات کے اندھیرے میں ایسے مویشیوں کو دور چھوڑ آتے ہیں یہ مویشی دیہاتوں میں سردی کے موسم میں خصوصاً نظر آتے ہیں۔ جب ایک ... کو نکالا جاتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ آجاتا ہے بلکہ بسا اوقات وہی واپس آجاتا ہے۔ یہ مصیبت وبائی آفت پر مستزاد ہے۔ جس سے کسانوں کی سرسبز کھیتیاں تباہ ہوتی ہیں ...... جب یہ آوارہ مویشی پونڈ میں داخل کرنے کے لئے لے جائے جاتے ہیں تو وہ داخل نہیں کئے جاتے۔ یہ معاملہ ضلع کے افسران کے نوٹس میں لایا گیا۔ لیکن انہوں نے معذوری کا اظہار کیا

یہ حالت اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ ناکارہ اور بوڑھے جانوروں کو ذبح کرنے کی بھی قانوناً ممانعت کردی گئی ہے بیچارے غریب کسان کیا کریں؟ وہ اس مشکل سے رہائی حاصل کرنے کے لئے کس کے پاس جائیں۔ ممبران اسمبلی اور وزیر جنہوں نے یہ قانون پاس کیا ہے اس کا جواب دینا چاہیئے انہوں نے ایک بہت تھوڑی قلیت کے مذہبی احساسات کی فکر کرتے ہوئے کاشتکاروں کے لئے ایک خطرناک مسئلہ پیدا کر دیا ہے جب یہ قانون پاس ہو رہا تھا کسی ممبر اسمبلی نے اس قانون کے بُرے نتائج کو سامنے رکھنے کی جرأت نہ کی۔ قانون پاس ہوگیا مذہبی جوشیلوں کو اطمینان حاصل ہوا۔ اور مقننین کی خوبی ظاہر ہو گئی۔ بس اسی پر معاملہ ختم ہوا۔

یہ منفی اقدامات مویشیوں کی دولت محفوظ کرنے کے لئے بجائے فائدہ کے نقصان پہونچا رہے ہیں۔ جب چارے کی قلت اور مویشیوں کی منڈی میں سرد بازاری پائی جاتی ہے۔ مویشیوں کے مفلس مالک کیا کریں۔ وہ اپنے مویشیوں کو گھروں سے باہر نکال دینے کے اور کیا کر سکتے ہیں اور اسی سے موجودہ مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے لیڈر عوام کے مسائل کی طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں۔ وہ لوگوں کی ضروریات پر قبل از وقت غور نہیں کرتے اور نہ ان کو پورا کرتے ہیں۔ وہ اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ لوگ خود شکایت کریں۔ اور وفود کے ذریعہ پروٹسٹ اور مظاہرے کریں۔ یہ طریق اب چھوڑنا چاہیئے۔ آوارہ مویشیوں کا مسئلہ اب بہت شدت اختیار کر چکا ہے۔ اس کا فوری حل کاشتکاروں کے تعاون سے ہونا ضروری ہے۔

پرتاپ سنگھ چوہدری" موضع تنگڑہ ضلع ہوشیارپور۔

درخواست دعا

ا۔ محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل تحریر فرماتے ہیں مجھ پر تیسری بار بلیریا کا حملہ ہوا ضعف شدید کے سبب چارپائی پر پڑا ہوں احباب سے دعا صحت جانفشت کا ملتجی ہوں۔

۲۔ گزشتہ دنوں مغربی بنگال میں شدید بارش اور سیلاب کی وجہ سے وہاں کے احمدی دوست سخت مشکلات میں سے گزر رہے ہیں احباب سے ان کی مشکلات کی دوری کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد المطلب بنگالی دینی مبلغ)

جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب

جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ۔ یوم التبلیغ

جماعت ہائے ہندوستان کی خدمت میں گذارش ہے کہ جماعتوں کے مشورہ کے بعد امسال جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب کی تاریخ انعقاد ۱۷ر فروری ۱۹۵۶ء جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ۴ر اپریل ۱۹۵۶ء اور یوم التبلیغ کے لئے ۶ر مارچ مقرر کی گئی ہے یہ سب تاریخیں اتوار کے دن ہیں۔ اور احباب کی سہولت کے لئے رکھی گئی ہیں۔ اگر کوئی جماعت مقامی حالات اور ضروریات کے ماتحت ان تاریخوں میں مناسب تبدیلی کرنا چاہے۔ تو اس کی بھی اجازت ہے۔ لیکن تبدیلی کی صورت میں نظارت ہذا کو بھی اطلاع دینی ضروری ہے۔

۲۔ جن جماعتوں کے پاس کافی تعداد میں لٹریچر نہ ہو وہ نظارت ہذا کو لکھ کر مناسب لٹریچر طلب کریں۔ اور ان تقاریب کو دعاؤں اور پوری جدوجہد سے کامیاب بنائیں۔ اس وقت ہندوستان میں تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا احباب کا کام ہے۔ امید ہے کہ احباب پورے اخلاص اور توجہ سے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کوشاں ہونگے اور دنیوی کاموں کو پس پشت ڈال کر دینی خدمات کو سرانجام دیں گے۔

۳۔ جلسے اگر بڑے پیمانے پر نہ ہوسکیں تو اپنے دوستوں اور واقف کاروں کو بلاکر مشترکہ جلسہ کریں۔ اللہ تعالے کی نظر دلوں پر ہے اور وہ بظاہر معمولی کاموں میں بھی عظیم الشان برکات رکھ دیتا ہے۔ اور اپنے فضلوں سے نوازتا ہے۔

۴۔ ان تقاریب کے سرانجام پانے کے بعد ضروری رپورٹیں نظارت ہذا میں ارسال کی جائیں۔ تاکہ ان کا خلاصہ اخبار میں اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے پیش کیا جا سکے۔

اللہ تعالے احباب کے ساتھ ہو اور ہر قدم پر ان کی نصرت فرمائے۔ آمین

نوٹ:۔ چونکہ مرکز کے پاس اخراجات کی کمی ہے۔ لہذا جماعتیں ڈاک کا خرچ ارسال کرنے کی کوشش فرمادیں۔ لٹریچر کا اکثر حصہ مفت بھجوایا جائیگا

برکات احمد راجیکی

قائمقام ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

وفات میاں غلام محمد صاحب خادم جموں

افسوس کہ مکرم میاں غلام محمد صاحب خادم ساکنہ جموں شہر ۵ر جنوری کو بعارضہ یرقان چند ماہ کی طویل علالت کے بعد داغ مفارقت دے گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

چونکہ جموں شہر میں صرف تین چار افراد احمدی ہیں اس لئے احمدیوں کو غیر احمدیوں نے نماز جنازہ نہیں پڑھنے دی۔ بلکہ اتنی سخت مخالفت کی۔ کہ معلوم ہوتا تھا کہ آمادہ بہ فساد ہیں۔ جماعت احمدیہ نے صبر سے کام لیا اور جنازہ غائب پڑھ لیا۔

مرحوم نیک۔ مخلص۔ احمدیت کا درد رکھنے والے تھے۔ اور شاعر بھی تھے۔ انگریزوں کے زمانہ میں انہوں نے اپنی قوم کی بہت خدمت کی تھی۔ جماعت جموں میں ان کی وفات سے ایک خلاء پیدا ہوگیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالے مرحوم کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ اور اس قلیل جماعت کو کثرت سے بدل دے۔

قادیان میں ان کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔ امید ہے دیگر جماعتیں بھی جنازہ غائب پڑھیں گی۔ تا مقامی طور پر جماعت کے افراد کو جو تکلیف پہنچی ہے اس کی بھی تلافی ہوسکے

خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔ اے

ناظر امور عامہ وخارجیہ قادیان

خطبہ جمعہ

ہمیشہ یہ دعا کرتے رہو کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو اور دین اسلام کی عزت قائم ہو

جن ایام میں اللہ تعالیٰ خصوصیت کے ساتھ دعائیں قبول کرتا ہو انہیں کبھی ضائع نہ ہونے دو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
آج ہمارے جلسہ سالانہ کا بھی آخری دن ہے۔ اور جمعہ کا بھی دن ہے۔ اس طرح اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے

دہری برکتیں رکھ دی ہیں

یعنے ایک جمعہ بھی درمیان میں آگیا ہے۔ اور دوسرے جلسہ سالانہ بھی ہے۔ جس میں ذکر الٰہی کی کثرت ہوتی ہے۔ اور کثرت سے خدا تعالیٰ کے نام کے بلند کرنے کی تحریکیں اور خدا تعالیٰ کے دین کی تشریحات ہوتی ہیں۔
چونکہ نمازیں جمع ہوں گی۔ اور اس کے بعد تقریر ہوگی۔ اس لئے میں خطبہ جمعہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک قول کے متعلق مختصر طور پر کچھ بیان کر دینا چاہتا ہوں

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن اذان سے لے کر سلام تک ایک ایسا وقت آتا ہے کہ بندہ جو کچھ مانگے خدا تعالیٰ اسے قبول کر لیتا ہے۔ اور آج تو دہری برکتیں جمع ہیں۔ ایک جلسہ سالانہ ہے جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کی۔ پھر ہزاروں مومن مرد اور ہزاروں مومن عورتیں سینکڑوں میل سے چل کر یہاں اس لئے آئے ہیں کہ وہ

خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کریں

اور ہزاروں ہزار آدمی دن اور رات دعائیں کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نام اور دین اسلام کی عزت قائم ہو جائے۔ اس مبارک دن میں جمعہ کا آنا اور اس ساعت کا ملنا جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن اس میں جو کچھ مانگے اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے۔

بڑی بھاری خوش قسمتی

ہے۔ اس لئے ابھی سے دعاؤں میں لگ جاؤ۔ تاکہ آخری وقت تک کوئی موقعہ تمہارے ہاتھ سے جانا نہ رہے۔ اور تمہیں وہ ساعت مل جائے

لیکن دعا وہ کرو جو جامع اور مانع ہو۔ چھوٹی چھوٹی دعاؤں کے لئے دوسرے وقت بہت آتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب میں نے حج کیا۔ تو میں نے ایک حدیث پڑھی ہوئی تھی کہ جب پہلے پہل خانہ کعبہ نظر آئے۔ تو اس وقت جو دعا کی جاتے وہ قبول ہوتی ہے تو فرمانے لگے۔ میرے دل میں

کئی دعاؤں کی خواہشیں

ہوئیں۔ پھر میرے دل میں فوراً خیال پیدا ہوا۔ کہ اگر میں نے یہ دعائیں مانگیں اور قبول ہو گئیں۔ اور پھر کوئی اور ضرورت پیش آئی۔ تو پھر کیا ہوگا۔ پھر نہ تو حج ہوگا اور نہ یہ خانہ کعبہ نظر آئے گا۔ نہ میں دعائیں کر سکوں گا کہنے لگے تب میں نے یہ نکالا۔ کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کروں کہ یا اللہ

میں جو دعا کیا کروں وہ قبول ہوا کرے

تاکہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے۔ میں نے حضرت خلیفہ اول رضؓ سے یہ بات سنی ہوئی تھی۔ جب میں نے حج کیا تو مجھے بھی وہ بات یاد آگئی۔ جونہی خانہ کعبہ نظر آیا۔ ہمارے نانا جان رضؓ نے ہاتھ اٹھائے کہنے لگے دعا کر لو۔ وہ کچھ اور دعائیں مانگنے لگ گئے۔ میں نے کہا مجھے تو ایک ہی دعا یاد ہے۔ میں نے تو یہی دعا کی کہ یا اللہ اس خانہ کعبہ کو دیکھنے کا مجھے روز روز کہاں موقعہ ملے گا۔ آج عمر بھر میں قسمت کے ساتھ موقعہ ملا ہے۔ تو میری تو یہی دعا ہے کہ تیرا اپنے رسول سے وعدہ ہے۔ کہ اس کو پہلی دفعہ حج کے موقعہ پر جو دیکھ کے دعا کرے گا۔ وہ قبول ہوگی۔ میری دعا تجھ سے یہی ہے کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں۔ چنانچہ اس کے فضل و احسان سے میں برابر یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں۔ کہ میری ہر دعا اس طرح قبول ہوتی ہے۔ کہ شاید کسی اعلیٰ درجہ کے شکاری کا نشانہ بھی اس طرح نہیں لگتا۔ سو تم کو بھی

میں یہ نصیحت کرتا ہوں

کہ اپنے دل میں ذکر الٰہی کے علاوہ اور درود کے علاوہ یہ دعاؤں کے قبول کرنے کا خود بھی موجب ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دل میں یہ دعا کرتے رہو کہ یا اللہ ہمیں دعائیں کرنے کی اور نیک دعائیں کرنے کی توفیق دے۔ اور جو بھی تیری مرضی کے مطابق ہم نیک دعائیں کریں۔ تو ان کو ہمیشہ قبول فرماتا رہ تاکہ ہم تیرے سوا کسی بندے کے محتاج نہ ہوں۔ ہم اپنی ہر غرض تیرے پاس لائیں۔ اور تو اسے قبول کر کے کسی بندے کا ہم کو محتاج نہ بنا۔

حضرت خلیفہ اول رضؓ کو یہ دعوے تھا فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں

ایک ایسا نسخہ معلوم ہے

کہ اس کی وجہ سے جو ضرورت ہوتی ہے۔ وہ پوری ہو جاتی ہے۔ اور روپیہ آجاتا ہے نانا جان مرحوم باہر جاتے تھے۔ چندے لیتے تھے مسجد کے لئے اور دور الضعفاء وغیرہ کے لئے۔ ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے کہنے لگے میر صاحب میں آپ کو وہ نسخہ بتاؤں۔ کہ جس کے ذریعہ سے آپ کو گھر بیٹھے روپیہ آجایا کرے۔ اور مسجد میں بھی بن جائیں اور دور الضعفاء بھی بن جائیں۔ آپ کو باہر پھرنا نہ پڑے۔ ان کا نسخہ بھی آج تک مجھے پسند ہے۔ واقعہ میں مومن کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ سنتے ہی نانا جان رضؓ کہنے لگے نہیں مجھے نہیں ضرورت۔ میں خدا کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہونا چاہتا۔ میں آپ سے نہیں سیکھنا چاہتا۔ مجھے خدا دلائے گا اور اسی سے مانگوں گا۔ آپ سے نسخہ نہیں لیتا۔ یہ بھی بڑی اچھی بات ہے

حضرت خلیفہ اول رضؓ

ان کے پیر بھی تھے بیعت بھی کی ہوئی تھی پھر وہ نسخہ بتانا چاہتے تھے۔ عام طور پر غیر احمدی سمجھا کرتے تھے۔ آپ کو کیمیا آتا ہے اور لوگ آیا کرتے تھے۔ درخواستیں کرتے تھے کہ ہمیں کیمیا سکھا دیں۔ تو نانا جان رضؓ پر وہ آپ ہی مہربان ہو گئے۔ اور کہنے لگے میں آپ کو وہ نسخہ بتا دیتا ہوں۔ جس کی وجہ سے جب ہمیں روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ خدا ہمیں آپ ہی مہیا کر دیتا ہے۔ مگر نانا جان رضؓ کہنے لگے نہیں نہیں بالکل نہیں میں نہیں سیکھنا چاہتا۔ میں تو خدا سے مانگوں گا مجھے آپ سے نسخہ لینے کی ضرورت نہیں۔ تم دعائیں کرو۔ اور

یہ نسخہ بھی یاد رکھو

وہ بات بھی یاد رکھو جو اس موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ اور نانا جان رضؓ والا نسخہ بھی یاد رکھو۔ اور خدا سے یہ کہو کہ یا اللہ تو ہمیشہ ہماری دعائیں قبول کر۔ اور کبھی کسی بندے کا محتاج نہ بنائیو۔ ہمیشہ تو اپنا ہی محتاج رکھیو۔ کیونکہ تیری احتیاج عبودیت ہے اور بندے کی احتیاج ذلت ہے۔ اور تیری احتیاج تو بہت ہے کہ ہم تیرے بندے ہوئے۔ کیونکہ ہم بندے ہوں تجھ سے مانگنے والے ہوں۔ اور تو ہماری دعائیں قبول کرنے والا ہو۔ انسانوں کے ہاتھ ہمارے آگے پھیلے ہوئے ہوں۔ لوگ ہمارے پاس آئیں۔ کہ جناب ہمارے لئے دعا کیجئے۔ ہماری فلاں ضرورت پوری ہو جائے۔ اور یہ نہ ہو کہ ہم ان کے پاس جائیں۔ اور ان سے کہیں کہ تم ہماری مدد کرو۔ کہ ہماری فلاں ضرورت پوری ہو جائے
اللہ تعالیٰ غیب سے سامان پیدا کرتا ہے۔ اور

میرا ہمیشہ سے تجربہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ غیب سے سامان پیدا کرتا ہے۔ اور کئی دفعہ یہ شرمندگی ہوتی ہے۔ کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ سے ایک چیز مانگی۔ تو پھر بعد میں وہ دیتی ملی۔ کہ خیال آیا کہ تھوڑی سی کیوں مانگی تھی۔ اگر اس سے زیادہ مانگی جاتی تو اللہ تعالیٰ اور زیادہ سامان کرتا۔ میں یہاں ربوہ میں بیٹھا ہوں۔ پہلے قادیان میں بیٹھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے پاس وہ نوجوان بھیج دیئے۔ جو تبلیغ اسلام کے لئے دنیا میں نکل گئے۔ اور

ساری دنیا کو مسلمان بنانا

شروع کیا۔ اور کہا میرا دل یہ چاہتا ہے کہ میں میری والدہ اور نانی سے ایک کہانی سنا کرتے تھے۔ کہ تین چھوٹے چھوٹے بھائی تھے۔ ان میں دو بھائیوں نے کوئی کام کیا۔ اور ایک نے

کچھ بھی نہ کیا۔ بس۔ نہ کچھ بھی نہ کیا۔ وہ اپنے بھائیوں کے پاس گیا۔ اور انہوں نے اپنے اپنے مال میں سے جو کمایا تھا۔ اسے کچھ نہ دیا۔ تو کمائی میں آتا تھا۔ کچھ اُسے دے دیا۔ کچھ نہ دے دیا۔ اور پھر سے میاں کا نام ہوگیا۔ یہی صورت یہاں ہے۔ کوئی مبلغ انگلستان جا رہا ہے۔ کوئی ہالینڈ جا رہا ہے۔ کوئی جرمنی جا رہا ہے۔ کوئی سوئٹزرلینڈ جا رہا ہے۔ کوئی انڈونیشیا جا رہا ہے۔ کوئی ملایا جا رہا ہے۔ کوئی فلپائن جا رہا ہے۔ اور ہم گھروں میں بیٹھے ہیں۔ اور ہمارا کام ہو رہا ہے۔ دنیا کہتی ہے کہ کیا خوب

تبلیغ اسلام کر رہے ہیں

حالانکہ تبلیغ اسلام تو اور لوگ کر رہے ہیں۔ اور ہمارا صرف نام ہو رہا ہے تو دیکھو خدا سے مانگتا تھا۔ خدا نے خود نوجوان پیدا کئے۔ خدا نے ان کے دلوں میں تبلیغ کی آگ پیدا کی۔ اور میری زبان میں تاثیر پیدا کی۔ میں نے کہا آؤ اور خدا تعالیٰ کے رستہ میں لڑائی کرو۔ اور فوراً انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں۔ اور پھر اپنے ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کو چھوڑا۔ اور چلے گئے۔

شمس صاحب

نے کل تقریر کی ہے۔ وہ اتنا عرصہ باہر رہے کہ ایک دفعہ ان کے بچے نے اپنی ماں سے آکر کہا کہ اماں سکول میں سارے بچے کہتے ہیں۔ ابا۔ ابا۔ ہمارا ابا کوئی نہیں۔ وہ اتنی مدت باہر رہے کہ چھوٹا بچہ تھا۔ پیدا ہو کر جوان ہوگیا۔ اور سکول میں داخل ہوگیا۔ ابا کی کبھی شکل نہیں دیکھی تھی۔ آخر ماں سے پوچھا پڑا۔ کہ سب لڑکے کہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اماں نے یہ کہا۔ ابا نے یہ کہا۔ ہمارا ابا کوئی نہیں ہے۔

حکیم فضل الرحمٰن صاحب بھی

وہ پندرہ سال باہر رہے۔ اور بھی کئی مبلغ ہیں۔ اور لمبا عرصہ باہر رہے۔ ان کی حالتیں بدل گئیں۔ جوان گئے بڈھے ہو کر آگئے۔ نیر صاحب مرحوم بے چارے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے بھی ماریشس گئے۔ حافظ عبید اللہ صاحب شہید وہ وہاں گئے تھے۔ جنہوں نے اپنی عمریں باہر خرچ کر دیں۔ اور ان کو باہر بھیجنے والا کون تھا۔ خدا ہی تھا۔ میں نے منہ سے ایک بات کہی تھی کہ آؤ

رپورٹ کارگذاری لجنات اماءاللہ بھارت

مئی ۱۹۵۶ء تا نومبر ۱۹۵۶ء

(از محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ مرکزیہ قادیان)

(۲)

سونگھڑہ حلقہ نمبر ۲

تعداد ممبرات (۱۳) لجنہ اماء اللہ کا اجلاس ہر ماہ کے شروع میں ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد فتاویٰ احمدیہ خطبات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور سیرۃ حضرت مسیح الموعود اور سنہری کارنامے پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہنیں دیگر عنوانات پر تقریریں کرتی ہیں۔ اور مضامین پڑھتی ہیں۔ تہجد کی باقاعدگی، صحابیات کی قربانیاں، استغفار اور درود شریف کثرت سے پڑھنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی نہ کسی پہلو پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

شعبہ تعلیم: غیر احمدی بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ عورتوں کو کلمہ سنکر اُن کی غلطیاں درست کی جاتی ہیں۔ اور جن کو یاد نہیں ہوتا۔ یاد کرایا جاتا ہے اور کبھی مبلغ مکرم جناب سید فضل عمر اپنی تقاریر کے ذریعہ ہماری راہنمائی فرماتے ہیں۔ دینی مسائل کے متعلق سوالات پوچھتے رہتے ہیں۔

شعبہ تعلیم: بہنوں کو حدیث اور باترجمہ نماز اور چھوٹی چھوٹی سورتیں زبانی یاد کروائی جاتی ہیں۔ بعض بہنیں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ رہی ہیں۔ ناخواندہ بہنوں کو تعلیم دی جا رہی ہے۔

شعبہ خدمت خلق: غرباء اور مساکین کی کپڑے پیسے اور کھانا کھلا کر مدد کی گئی۔ بیماروں کی روپیہ سے مدد کی گئی۔

شعبہ تربیت و اصلاح: بعض بہنیں نماز روزہ کی پابند نہیں ہیں۔ انہیں پابند بننے کی تاکید کی جاتی ہے۔ بہنوں کو شرک چغلی وغیرہ بد عادات سے پرہیز کرنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ شریعت اسلام پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

شعبہ تبلیغ: وقتاً فوقتاً غیر احمدی بہنوں کو تبلیغ کی جاتی ہے۔

شعبہ ناصرات: تعداد ممبرات (۱۵) ناصرات کی بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ اور نماز سکھائی جاتی ہے۔ اکثر دوسرے گھروں میں تربیتی جلسہ منایا کرتی ہیں۔ اور جن کو یاد نہیں ہوتا یاد کرایا جاتا ہے۔ قرآن کریم سکھایا جاتا ہے۔

شعبہ خدمت خلق: بیماروں کی بیمار پرسی کی گئی۔ اور جو امداد کی مستحق تھیں۔ ان کی امداد کی گئی۔ بعض ناخواندہ بہنوں کو خط لکھ کر دیئے گئے۔ راستہ میں جاتے ہوئے بکھرے ہوئے شیشہ کے ٹکڑے اُٹھا کر راستہ صاف کیا گیا۔

شعبہ تبلیغ: غیر احمدی عورتوں کو پردہ کے پابند ہونے کی تاکید کی گئی۔ مستورات کو تبلیغ کی گئی۔

شعبہ تربیت و اصلاح: آپس میں اتحاد و اتفاق سے رہنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ہمارے محلہ میں مولوی صاحب قرآن کریم اور تفسیر کا درس دیتے ہیں جس میں سب بہنیں شامل ہوتی ہیں۔

شعبہ ناصرات: صرف دو بچیاں ہیں جن کی مناسب تعلیم و تربیت کی جاتی ہے۔

لجنہ اماء اللہ بنگال

تعداد ممبرات (۱۳) ہر ماہ میں وقتاً فوقتاً اجلاس ہوتے ہیں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد سلسلہ کتب پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ بہنوں کو نماز کی پابند بننے کی تاکید کی جاتی ہے۔ ناصرات کی ممبرات باقاعدگی سے دینی کاموں میں حصہ لیتی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور

تعداد ممبرات (۱۵) ہر ماہ میں ایک مرتبہ لجنہ اماء اللہ کا اجلاس ہوتا ہے۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضرت مسیح موعود کی کتب کشتی نوح سیرۃ النبی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا کلام بہنیں پڑھ کر سناتی ہیں۔ غیر احمدی بہنیں بھی اجلاسوں میں شریک ہوتی ہیں۔ اور اچھا اثر لے کر جاتی ہیں۔

شعبہ تعلیم: چار بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ دعا قنوت اور نماز صحیح کروائی جا رہی ہے۔

شعبہ تربیت و اصلاح: پانچ ارکان اسلام تمام ممبرات لجنہ کو سکھا کر امتحان لیا گیا۔ اور اُن پر عمل کرنے کی تاکید کی جاتی ہے۔

شعبہ تبلیغ: ایک عورت زیر تبلیغ ہے۔

شعبہ خدمت خلق: غرباء اور ضرورت مندوں کی حسب توفیق مدد کی جاتی ہے ایک غریب لڑکی کی شادی پر کپڑوں سے مدد کی گئی۔

شعبہ ناصرات: تعداد ممبرات (۶) ناصرات کی بچیوں کی مناسب تربیت کی جا رہی ہے۔

لجنہ اماء اللہ یادگیر دکن

تعداد ممبرات (۲۵) لجنہ اماء اللہ یادگیر کا ہر ماہ اجلاس ہوتا ہے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد بہنیں اپنے لکھے ہوئے مضامین اور اپنی تیار کردہ تقاریر کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ نماز، روزہ کے لئے ہر اجلاس میں بہنوں کو تاکید کی جاتی ہے جلسہ سیرۃ النبی منایا گیا جس میں مستورات کی تعداد ۳۰ کے قریب تھی۔ مقررین نے مختلف عنوانات پر تقریریں کیں۔ اور مضامین پڑھے۔ آنحضرت صلے اللہ (باقی صفحہ ۹ پر)

(باقی صفحہ ۹ پر)

دین اسلام کی خدمت کے لئے

میری مدد کرو

اور اللہ تعالیٰ نے چاروں طرف سے میری طرف پرندے اُڑا دیئے۔ اور کہا یہ پرندے حاضر ہیں۔ ان کو لو۔ اور ان کو لے کر دین اسلام کی تبلیغ کرو۔ تو پرندے خدا تعالیٰ نے بھیجے میں نے صرف اڑائے ہی تھے۔ لیکن

نیک نامی اور شہرت

مجھ کو مفت میں مل گئی۔ کام کرنے والے وہ تھے۔ بیوی بچے اُنہوں نے چھوڑے وطن انہوں نے چھوڑا۔ لوگوں سے گالیاں اور ماریں انہوں نے کھائیں۔ اور مخالفتیں انہوں نے سہیں۔ گورنمنٹوں کا بھی بعض دفعہ انہیں مقابلہ کرنا پڑا۔ اور مجھے قادیان بیٹھے ہوئے۔ یا ربوہ بیٹھے ہوئے یہ شہرت مل گئی۔ کہ تبلیغ اسلام کر رہا ہے۔ سو

اللہ تعالیٰ سے مانگو

وہ دے گا۔ اور اس طرح مانگو کہ یا اللہ گھر بیٹھے تو ہماری ضرورتیں آپ پوری کیا کر۔ ہمیں کسی بندے کے پاس نہ جانا پڑے۔ اور تیرے سوا

کسی اور کا محتاج

نہ ہوں۔

قادیان میں جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب نہایت کامیابی سے منعقد ہوا

ہندو سکھ مسلم عیسائی مقررین کا اظہار عقیدت

بقیہ صفحہ نمبر اول

مذہبی لٹریچر کے مطالعہ سے اخذ کی جا سکتی ہے
دراصل یہی ایک منبع ہے دُکھ کو دور کرنے کا ذریعہ
سب مذاہب کی مشترکہ چیز ہے کہ انسانوں سے پیار
ایک امانت ہے۔ جو انسانوں کے دماغوں میں
تبدیلی لا سکتی ہے اسے خدا کہو یا ایشور کے نام سے
یاد کرو ایک ہی بات ہے۔ انسان کو اس دنیا میں
رہنے کے لئے کسی سہارا کی ضرورت ہے اور
وہ سہارا اسی ذات کا ہے جسے سب مذاہب نے
یکساں طور پر پیش کیا ہے۔ اس پر لتیں کے بغیر انسان حیوان بن
جاتا ہے جس کا قابل افسوس نمونہ ہم نے ۱۹۴۷ء میں
دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب ہم یہ دور اپنی آنکھوں
سے دیکھ چکے ہیں تو کیوں نہ ہم کروٹ بدلیں اور سوچیں
کہ مذہب تو منبع ہے انسانیت سکھانے کا اور ضرورت
ہے اس امر کی کہ انسان انسان بنے اور وہ اس
طرح بن سکتا ہے کہ اپنے سے بہتر سب کو سمجھے
جب یہ حقیقت ہے کہ کسی خوبی کے بغیر کوئی زندہ
نہیں رہ سکتا تو ہر شخص میں اس خوبی کو ڈھونڈنے کی
کوشش کی جائے۔ پھر نہ صرف انسان انسان سے
ہی پیار کرے بلکہ اس سے تعلق رکھنے والی چیزوں
سے محبت کرے جسے ابھی ہم نے مہاتما بدھ کی سیرت
کے بیان میں سنا۔

آپ نے باہمی نفرت کو دور کرنے کی طرف
توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ نفرت کی وجہ سے ہم آپس
میں بٹ گئے ہیں۔ اس کو دلوں سے نکال دینے کی
ضرورت ہے

آخر میں آپ نے کہا میں اس جماعت کا مشکور
ہوں جس نے اس کا سبق سکھایا۔ اگر یہی بات ہر
انسان کے دماغ میں سرایت کر جائے کہ انسان
انسان کی قدر پہچانے تو دوسرا انسان اسے اپنا
ہی نظر آئے گا اور عزت پکے سر بٹ جائے گی!!

جناب پنڈت صاحب کی تقریر کے بعد مکرم
مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ نے آپ
کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا۔ جماعت احمدیہ آپ
کے خیالات کی قدر کرتی ہے۔ اور یہ درست ہے
کہ آج مادیت کو اختیار کر کے حقیقی سکھ اور چین
حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو روحانیت کو اپنانے
اور بھائی چارے اور ایک دوسرے کے مذہب
کو اپنانے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب
گیانی نے پنجابی زبان میں پیشوایان مذاہب سے
اظہار عقیدت میں نظم خوش الحانی سے سنائی جو
انہوں نے خود تیار کی تھی۔

سردار سرن سنگھ صاحب کی تقریر

چوتھے نمبر پر جناب سردار سرن سنگھ
صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔
دنیا میں ہر ایک نظام اپنے قاعدہ کے
مطابق چل رہا ہے۔ لوگ دنیا میں دنیاوی
بادشاہ ہیں تو روحانیت میں بھی ایسے
بادشاہ ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں زمین
و آسمان کا فرق ہے۔ کیونکہ دنیاوی بادشاہ
جب اس جہان سے گذر جاتے ہیں۔ تو بوجہ اس
کے کہ ان کی زندگی ظلم اور قتل و غارت
میں گذری ہوتی ہے بعد میں آنے والے
لوگ ان کو اچھے نام سے یاد نہیں کرتے۔
لیکن روحانی بادشاہوں کے نام سب
ہی عزت سے لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کی زندگی
پریم و محبت اور ایثار سے گذری ہوتی ہے
وہ اپنی زندگی اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں
کے فائدہ کے لئے گذارتے ہیں۔ یہ حقیقی
بادشاہ ہوتے ہیں جن کے کچھ نام لیوا اس
وقت موجود ہیں۔ آپ نے گوتم بدھ کی کامیابی
کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج دنیا کا ایک
تہائی حصہ ایسا ہے جہاں آپ کے ماننے
والے پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے
سری رام چندر کے بن باس کے اس مشہور
واقعہ کا ذکر کیا جبکہ آپ نے نیچ ذات کی
بھیلنی عورت کے جھوٹے بیر کھا کر اس
کے دلی جذبات کی قدر دانی فرمائی۔ آپ
نے گورو ارجن دیو جی اور حضرت کرشن کے
اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ
یہ لوگ کس قدر ایثار اور قربانی کا نمونہ تھے
تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے
پیغمبر اسلام سے اظہار عقیدت کرتے
ہوئے فرمایا کہ حضرت رسول کریم کے ساتھ
بھی دشمنوں نے ظلم کیا۔ لیکن آپؐ نے اس
کے باوجود ان کے حق میں یہی دعا کی کہ
اے خدا ان بھولے ہوئے لوگوں کو ہدایت
دے پھر فتح مکہ کے وقت جبکہ آپ بدلہ لے
سکتے تھے آپ نے کہا میں اس ظلم کا بدلہ
لینے کو تیار نہیں۔ آپ نے ان کے سب
گناہ بھلا دیئے۔

آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا
ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ اس طرح حضرت مسیح
موعودؑ کا نمونہ دیکھو کہ اپنے بعد خلیفہ کے
طور پر اپنے بیٹے کو نامزد نہیں فرمایا۔ بلکہ
آپ کے بعد جناب مولوی نور الدین صاحب
پہلے خلیفہ ہوئے جس سے یہ امر واضح ہو گیا کہ
جو خادم ہے وہی مخدوم ہے۔
آخر میں آپ نے کہا کہ پریم سے ہی پرماتما
مل سکتا ہے۔ آج جو ہم لوگ یہاں اکٹھے ہوئے
ہیں تو پریم سے ہی۔ پھر ایک دوسرے کے ساتھ
ویر رکھنا کیونکر درست ہو۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پانچویں تقریر جناب مولوی بشیر احمد صاحب
فاضل مبلغ دہلی نے سیرت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود
علیہ السلام پر کی۔ ابتداء میں آپ نے سنسکرت
کے شلوک پڑھے اور فرمایا۔ آج سے
ہزاروں سال پہلے دساتیر کی کتاب میں
ایک پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ جب ایرانی بُرے
کام کرنے شروع کر دیں گے تو عرب میں
ایک مصلح پیدا ہوگا۔ آپ نے بتایا کہ اس
پیشگوئی کے مطابق نوشیرواں عادل کے
زمانہ میں حضرت پیغمبر اسلام کی پیدائش
ہوئی۔ اور ایران کے آتشکدوں کی آگ
بجھ گئی جو اسباب کی علامت تھی کہ وہ موعود
پیدا ہو چکا۔ فاضل مقرر نے نوشیرواں عادل
کی دو خوابوں کو بالتفصیل بیان کیا جن میں آپؐ
کی پیدائش و بعثت کی طرف واضح اشارہ
ملتا تھا اور اس کے مطابق بعد میں واقعات
بھی ظہور پذیر ہوئے۔
آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ابتدائی عبادت گذاری اور پہلے پہل
فرشتہ کے آپ پر نازل ہونے اور خدیجہ
کے تسلی دینے کے واقعات بیان کئے
آپ نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی غلاموں کے بارہ میں خصوصی
وصیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح
آپؐ نے وحشی لوگوں کو با خدا انسان بنا دیا۔
آپ نے فرمایا آپؐ کی مقدس سیرت کے واقعات
تو بے شمار ہیں۔ مگر میں اختصار کے پیش نظر
غیر مسلم مفکرین کے و چاروں کو پیش کرتا ہوں
چنانچہ آپ نے کاؤنٹ ٹالسٹائے۔ سروجنی
نائیڈو۔ لالہ لاجپت رائے اور گاندھی جی کے
حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں
اظہار عقیدت کی تحریرات کے اقتباسات
پڑھ کر سنائے۔

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا
کہ اسی کتاب دساتیر میں ایک اور بھی پیشگوئی
ہے۔ جسے انسائیکلوپیڈیا میں بھی نقل کیا گیا
کہ حضرت زرتشت کے پیدا ہونے کے تین
ہزار سال بعد ایک فارسی الاصل انسان پیدا
ہوگا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق اس
زمانہ میں قادیان کی مقدس سرزمین میں اس مصلح
کا ظہور ہوا۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب
قادیانی نے اس زمانہ میں روحانیت کی آواز
اس بستی سے بلند کی۔ فاضل مقرر نے حضرت
بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مقدس سیرت کے
واقعات بیان کرتے ہوئے $\frac{15}{16}$ غیر مسلموں
پر دائر شدہ ایک مقدمہ کا ذکر کیا جس میں آپ
نے مقدمہ میں ماخوذ غیر مسلموں کے ساتھ عدل
و حسن سلوک کا نمونہ دکھایا۔ اور عدالت
نے بھی اس کا اعتراف کیا۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ حضرت بانی سلسلہ
عالیہ احمدیہ نے تمام نبیوں اور رشیوں کی تکریم
اور عزت کا سبق دیا۔ اگرچہ یہ سبق قرآن کریم میں
موجود تھا۔ بلکہ اس سے پہلے گیتا میں بھی موجود
تھا۔ لیکن لوگوں نے اس پر دھیان نہ کیا۔ اور
اس اعلیٰ تعلیم کو بھلا دیا۔ حتیٰ کہ جب آپؑ نے
اس زمانہ میں ہندوؤں کے بزرگوں راجہ رام
اور کرشن جی کو ہندوستانی رسولوں کے طور
پر پیش کیا۔ تو آپ پر آوازے کسے گئے مگر
وہ وقت بھی آیا جبکہ مسلمانوں کے ایک مذہبی
لیڈر خواجہ حسن نظامی نے آپ ہی کے اس
نظریہ سے متاثر ہو کر ایک کتاب لکھی جس کا نام
ہندوستان کے دو ریفارمر سری کرشن اور
رام چندر رکھا۔

سیرت حضرت مسیح علیہ السلام

مکرم مولوی صاحب کے بعد جناب پادری
ماسٹر طفیل مسیح صاحب نے سیرت حضرت مسیح
علیہ السلام پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ میں
تمام مذاہب کے بانیوں کا احترام کرتا ہوں
[illegible] دو ہزار برس ہوئے دنیا میں
آیا جبکہ دنیا میں ہر چہار سمت تاریکی چھائی
ہوئی تھی۔ جناب پادری صاحب نے اپنے عقیدہ
کے مطابق بتایا کہ دنیا کے گناہوں اور پاپوں کی
خاطر آپ نے اپنی زندگی بلیدان کر دی۔ آپ نے
محبت اور پریم کا سبق سکھایا۔ آپ نے کہا
تو چرکتا ہے۔ کہ میں ایشور اور خدا سے پیار
کرتا ہوں اس کا تیرے پاس کیا ثبوت ہے اس
[illegible] بھی ہو سکتا ہے کہ تم اپنے بندوں سے
[illegible] پادری صاحب نے بیان کیا کہ حضرت

مسیح نے کہا کہ تم سب پرمیشور میں ایک ہو جاؤ اور باہمی بَیر کو دور کرو ورنہ مکتی کا ملنا محال ہے۔ اسی لئے کسی نے خوب کہا ہے سے
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بَیر رکھنا
آخر میں آپ نے کہا کہ ہم نے آج ہندوستان میں اخوت کا سبق سکھانا ہے اور آپس میں مل جل کر ہندوستان کو اونچا کرنا ہے۔

پادری صاحب کی تقریر کے بعد سکھ چمن سنگھ صاحب نے پنجابی میں نظم سنائی جو اتحاد کے بارہ میں تھی۔ کہ تمام مذہبی پیشواؤں نے یہی تعلیم دی ہے۔

سردار دھرمانند صاحب کی تقریر

اس کے بعد جناب سردار دھرمانند سنگھ صاحب پرنسپل سکھ مشنری کالج امرتسر نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مذہبی منافرت کی بیماری جو ملک میں جاری ہے آج سے دو ہزار سال سے شروع ہوئی جب پہلے پہل یہودیوں پر اُن کے مخالفین کی طرف سے ظلم وتعدی کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور آج تک یہ سلسلہ کسی نہ کسی شکل میں موجود چلا آتا ہے۔ اب یہ سوچنا چاہیئے کہ اس کو بند کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ آپ نے جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب کی اصل غرض و غایت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیان کیا کہ کسی دوائی کی تعریف کر دینے یا سارے سکولوں اور کالجوں کے لڑکوں کا ایک دن مل کر اپنے استادوں اور پرنسپل کی تعریف کر دینے سے کبھی بھی اس کا علاج نہیں ہو سکتا ہم تقریباً اسی قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ یہ مرض دور بھی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ آپ نے گاندھی جی کی ایک عبارت پیش کی کہ "وہ آدمی جو اپنے مذہب کے مرکز میں پہنچ چکا ہے وہ دوسروں کے مذاہب میں بھی پہنچ گیا ہے" آپ نے کہا ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ پہلے ہم اپنے مذہب کو پہچانیں تا دوسرے مذاہب کے مقام کو پہچاننے میں آسانی ہو۔

آپ نے کہا ہر مذہبی مہاپُرش نے اپنی انکساری اور خاکساری کے ساتھ وہ مقام حاصل کیا جس سے وہ سب لوگوں کی نظر میں قابل عزت قرار پائے مگر افسوس کہ ہم نے اس کو بُھلا دیا۔ پس حلیمی کو اپنے من میں بسائیں۔ دنیا کا یہ دستور ہے کہ جتنی اونچی جگہ میں بیٹھنا چاہے اتنی زیادہ دولت خرچ کرو۔ مگر روحانیت میں اس کے برعکس نظارہ نظر آتا ہے۔ جس جگہ جتنا کوئی شخص تواضع اور انکساری کرا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ محبوب و معزز بن جاتا ہے۔ آپ نے کہا اس طرح کے جلسے جو انسانوں کو روحانیت کی طرف توجہ کرتے

یں۔ سال میں ایک دو دفعہ منانے کافی نہیں بلکہ ضرورت ہے کہ ہر ہفتے ایسے جلسے منعقد کئے جائیں۔ تاکہ ہم ان کے مقاصد کو جلد پا سکیں۔

جناب پرنسپل صاحب نے اپنی تقریر میں ایمرسن عیسائی مصنف کی کتاب سے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ سے عدی بن حاتم کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیا کہ باوجود کٹر عیسائی ہونے کے اس مصنف نے اس حق بات کو بیان کیا کہ آپ کے ایسے اخلاق فاضلہ ہی کی برکت سے لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

چونکہ پرنسپل صاحب موصوف تقسیم ملک سے قبل ۱۹۳۶ء کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر بھی قادیان تشریف لائے تھے اور واپسی پر اپنے تاثرات ایک خط کی صورت میں بیان فرمائے جو الفضل ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء میں شائع ہوئے اس لئے آپ نے خواہش کی کہ اسی وقت انہیں بھی پڑھ کر سنایا جائے۔ چنانچہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے اس کی تعمیل کی۔

گیانی لابھ سنگھ صاحب فخر کی تقریر

اس کے بعد جناب گیانی لابھ سنگھ صاحب فخر کی تقریر ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں اس قسم کے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے اور زیادہ کوشش کرنے اور اس کی حاضری کو بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔ اور کہا کہ جس قسم کے تعاون کی آپ کو ضرورت ہو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے کہا کہ ایسے موقعہ پر ہر مذہب کے بڑے بڑے ودوانوں کو دعوت دی جائے اور ان کے خیالات سے لابھ اُٹھانے کا موقعہ بہم پہنچایا جائے۔

آپ نے سیرت حضرت بابا نانک بیان کرتے ہوئے آپ کے بچپن کا وہ واقعہ بیان کیا جبکہ ایک سوال کے سوال پر حضرت بابا جی نے گھر سے آٹے کا سارا مشکا ہی فقیر کو انڈیل دیا اور دوسرے موقعہ پر گھر کے پارچات ہی دے ڈالے۔ اسی طرح آپ نے حضرت بابا جی کے سچے سودے کا واقعہ بیان کیا آپ نے بتایا کہ حضرت بابا جی انسانوں کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار تھے۔ اس طرح آپ نے خدا سے اس کی مخلوق کو ملا دیا۔

آپ کی تقریر کے بعد جناب مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے گیانی جی کے تعاون کی پیشکش پر جماعت احمدیہ کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

سیرت حضرت زرتشت علیہ السلام
آخری تقریر کریم الدین صاحب طالب

مدرسہ احمدیہ نے حضرت زرتشت علیہ السلام کی سیرت پر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآنی نظریہ کے مطابق کہ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر اور منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص یہ سے حضرت زرتشتؑ بھی ایک برگزیدہ ہستی تھے۔ جنہوں نے اپنے زمانہ میں خدا کے رستہ کو بیان کیا۔ عزیز موصوف نے اپنی تقریر میں آپ کی ابتدائی عبادت دعوےٰ اور علماء کی مخالفت۔ اور بالآخر عوام میں آپ کی مقبولیت کا ذکر تفصیل سے کیا۔ اور زرتشتی مذہب کے بعض عقائد و تعلیمات بھی بیان کیں

صدارتی تقریر، شکریہ احباب اور جلسہ کی کامیابی کا ذکر

اس پر جلسہ کا تقریری پروگرام ختم ہوا اور صاحب صدر جناب سردار دھرمانند سنگھ صاحب نے کہا:-

میں جماعت احمدیہ کی طرف سے سب حضرات کا شکرگذار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ باوجودیکہ اس جلسہ میں عام میلوں یا دوسہرہ وغیرہ کی تقریبات کی طرح حاضرین کی تعداد زیادہ نہ تھی مگر پھر بھی اس جلسہ میں بہت بڑی بھاری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ کیونکہ ہمیشہ سے یہی دستور چلا آیا ہے کہ خدا کی طرف بلانے یا نیکی کی طرف رغبت دلانے والے اجتماعات میں حاضری نسبتاً تھوڑی ہی ہوا کرتی ہے۔ اور یہ قلت تعداد ہی اس بات کی ضمانت ہے۔ کہ یہ بڑا ہی قیمتی اور مفید موقعہ تھا۔ جب کبھی آپ کسی کالج میں جا کر دیکھیں۔ آپ کو ایم اے کی کلاس میں طالب علموں کی تعداد ونسٹ ایف اے اور میٹرک کے طالب علموں سے کہیں کم ہی نظر آئے گی۔ اسی طرح میڈیکل کلاس میں تعلیم پانے والے بہت کم ہوتے ہیں۔ پس ہمیں حاضرین کی کم تعداد کو دیکھ کر مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ یہ خوشی کا مقام ہے کہ ہم لوگوں کو ان چیدہ لوگوں میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ جو خدا کی باتوں کے لئے اکٹھے ہوئے۔ ذرا دیکھئے اس جلسہ میں نہ کوئی سرکس ہے نہ کوئی اٹریکشن ہے نہ اس میں گیت ہیں نہ گانا۔ پھر لوگ کیونکر زیادہ تعداد میں اکٹھے ہوں۔ پس روحانیت کے لحاظ سے یہ جلسہ نہایت ہی کامیاب جلسہ ہے۔

اس افتتاحی تقریر کے ساتھ صاحب صدر نے جلسہ کے برخواست کئے جانے کا اعلان فرمایا۔

بعد جلسہ جملہ مہمان حاضرین غیر مسلم معززین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی اور اس طرح یہ مبارک تقریب اپنے عمدہ پروگرام کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

وفات سید سیف اللہ شاہ صاحبؓ

یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ بیج بہاڑہ (کشمیر) کے ایک صحابی مکرم سید سیف اللہ شاہ صاحبؓ ۲۵/۲۶ جنوری کی درمیانی شب کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
آپ کی وفات خفیف فالج سے ہوئی جسے اسٹروک سمجھا جاتا تھا۔ آپ کی تحریری بیعت ۱۹۰۶ء کی تھی۔ اور ۱۹۰۸ء میں آپ نے حضورؑ کی بمقام لاہور زیارت کی تھی۔ آپ نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے غیروں میں بھی شہرت رکھتے تھے۔ خاموش طبع اور عبادت شعار تھے۔ طب سے شغف رکھتے تھے۔ اور اردو۔ عربی اور فارسی کے عالم تھے۔ خاکسار کو ۱۹۵۲ء میں کئی بار ان کے ہاں بطور مہمان قیام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

مہربانی کر کے احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کی مغفرت کے لئے اور ان کی اولاد کے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق پانے کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ملک صلاح الدین ایم اے

دعائے مغفرت

میری چچی صاحبہ کے حقیقی بھائی چوہدری ظہور الدین صاحب ولد چوہدری باغ دین صاحب (مرحوم) اپنے گاؤں منڈیکی گھنوکے ..... سے بذریعہ بس سیالکوٹ جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں حرکت قلب بند ہو جانے سے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور نہایت دیندار۔ بااخلاق۔ مہمان نواز اور ملنسار انسان تھے۔ اپنی والدہ کے ایک ہی فرزند تھے اور ان کی والدہ ابھی زندہ ہیں جن کو صدمہ پہنچا احباب کرام مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ (چوہدری) سعید احمد درویش (محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اشاعت لٹریچر

خدا کے فضل سے باوجود محدود ذرائع اور مالی مشکلات کے مرکز سلسلہ احمدیہ میں اشاعت لٹریچر کا کام بخوبی ہو رہا ہے۔ ماہ جنوری ۱۹۵۷ء میں اس قدر لٹریچر تبلیغی اغراض کے لئے جماعتوں اور احباب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس کا مختصر گوشوارہ احباب کی اطلاع کے لئے ذیل میں پیش ہے۔ یہ لٹریچر تقریباً سب کا سب مفت بھجوایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حیدرآباد اور کلکتہ کی جماعتوں نے اپنی طرف سے اشاعت لٹریچر کے کام میں قابل قدر اور لائق ثواب حصہ لیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس ضمن میں احباب سے درخواست ہے چونکہ مالی مشکلات کی وجہ سے ڈاک کے اخراجات مرکز کی طرف سے ادا نہیں کئے جا سکتے۔ لہٰذا جماعتیں ڈاک کے اخراجات پیشگی بھجوا کر مفت یا قیمتاً لٹریچر منگوالیں۔ اس علمی اور قلمی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں ہندوستان میں تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے۔ اگر احباب ہمت کریں تو کامیابی کچھ دور نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کر کے اعلاء کلمہ اسلام کرنے کی توفیق دے۔

نام کتاب	تعداد لٹریچر
امن کے شہزادہ کا آخری پیغام اردو و پیغام صلح	۶۱
خصوصیات قرآن انگلش	۱۱۲
پیغام صلح ہندی	۱۰۱
احمدیہ مومنٹ ان انڈیا	۱۴۱
کرشن اوتار کا پیغام ہندو بھائیوں کے نام ہندی اقتباس لیکچر سیالکوٹ	۱۹۰
تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں	۹۰
عقائد و تعلیمات	۱۴
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں انگلش	۱۵۴
سیرت النبیؐ انگلش و معنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	۵۱
سیرت و سوانح حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ آپ کی تعلیم کے مختصر حالات اردو	۴۶
محامد خاتم النبیین (صلے اللہ علیہ وسلم) از تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ	۴۶
آسمانی تحفہ اردو	۶۱۴
آسمانی تحفہ ہندی	۳۹۸
آسمانی تحفہ گورمکھی	۳۰۷
آسمانی تحفہ انگلش	۹۵
مولانا مودودی صاحب کا تحقیقاتی عدالت میں تحریری بیان اور اس پر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا تبصرہ	۱۲
حقیقی اسلام	۶۸
زندہ اسلام	۶۸
خاتم النبیین کے بہترین معنے	۷۱
وہی ہمارا کرشن ہندی	۱۹۲
مسئلہ تناسخ یا آواگون عقل کے ترازو پر	۱۷۶
اسلام اور اشتراکیت اردو	۲۴
عربی کتب	۶

نام کتاب	تعداد لٹریچر
اسلام اور اشتراکیت انگلش	۱۸
احمدیت کا پیغام انگلش	۲۷
اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری اور ایمانیات میں سے ہے۔	۱۴
اس زمانہ کے خلیفہ، امام اور مجدد کو پہچانو	۱۴
زمانہ کی ضرورت انگلش	۷۲
حکومت وقت اور جماعت احمدیہ	۲۱
جماعت احمدیہ کا عقیدہ حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کا انسان اب تک پیدا ہوا ہے نہ قیامت تک ہوگا	۲۴
احمدی یا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے والے کے لئے ابتدائی ہدایات	۲۴
شاہ حبشہ کو دعوت حق	۷۰
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگلش	۱۵۴
قبر کے عذاب سے بچو اردو	۳۰
اسلامی اصول کی فلاسفی انگلش	۱۴
لائف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد انگلش	۳۲
ذریت طیبہ	۲۷
علمی معجزہ	۲۰
محمدؐ عربی	۲۷
مولانا مودودی کے رسالہ قادیانی مسئلہ کا جواب	۱۵
حقیقۃ الامر	۲۷
کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے	۱۷
مولوی محمد علی صاحب کا جنگ موعود نبی سے	
مسئلہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام عدل و انصاف کے ترازو میں	۶
جری اللہ فی حلل الانبیاء	۲۷

نام کتاب	تعداد لٹریچر
انکشاف حقیقت حصہ اول	۷
" " دوم	۹
اکناف عالم میں تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ امریکن رسالہ ٹائمز میں جماعت احمدیہ کی مساعی کا ذکر	۱۰
ختم نبوت پر فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۲۷
تبلیغ کی اہمیت اور ہجرت کا مسئلہ (خطبہ جمعہ)	۱۲
جب تک مسلمان تبلیغ نہیں کرتے وہ دوسروں پر غلبہ نہیں پا سکتے۔ انڈونیشیا کی آزادی کی حمایت میں تمام مسلمانوں کو آواز اٹھانی چاہیئے (خطبہ جمعہ)	۱۵
وفات مسیح پر علمائے مصر کا فتویٰ	۴۰
الفضل جوبلی نمبر	۳
بدر خاص نمبر	۱
احمدیہ البم	۲
خلافت ثانیہ کا قیام	۲۵
کرشن اوتار کا پیغام ہندو بھائیوں کے نام اردو (اقتباسات لیکچر سیالکوٹ)	۸۷
احمدی مسلمان ہیں	۴۷
ضرورت مذہب	۲
قرآن کریم گورمکھی	۱
احمدیہ پاکٹ بک	۱
قرآن کریم مترجم	۱
پارہ اول مترجم	۱
ناقابل تسخیر قلعہ انگلش	۱۳۸
عیسائیوں کو نصیحت	۱۲۵
سکھ مذہب اور آذان	۱
احمدیت کا سکھوں پر احسان [?]	۱
اصحاب احمد رسالہ	۱
متفرق لٹریچر اردو و انگریزی	۵۰
نظام نو انگلش	۶
اسلام کا اقتصادی نظام	۱
فقہ احمدیہ حصہ اول	۱
فقہ احمدیہ حصہ دوم مع فتاویٰ احمدیہ	۱
نظام نو انگریزی	۱
پر گئے نہ ہٹاؤ داگرو [?] گورمکھی	۵۱
احمدی اور غیر احمدی میں فرق اردو	۱
مقصد زندگی گجراتی زبان	۴
" " انگلش	۲
" " اردو	۱
منصب خلافت	۳
وہی ہمارا کرشن بنگالی	۲۱
اس زمانے کا اوتار بنگالی	۲۱
وہی ہمارا کرشن اڑیہ زبان میں	۱۵

نام کتاب	تعداد لٹریچر
حضرت بابا نانک اور تعلیم وحدانیت	۴
دعوت نامہ بخدمت جمیع علمائے کرام و صوفیائے عظام و دیگر ہمدردان اسلام	۵
میاں محمد صاحب ملی اوورسیر [?] کی کھلی چٹھی بنام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ کا جواب	۴
بشارت احمد	۵
تحریک جدید کے بیرونی مشن	۳
موجودہ زمانے کا اوتار	۵
احمدی و غیر احمدی میں فرق انگلش	۳
اسلامی اصول کی فلاسفی کنڑی زبان میں	۱
مخالفوں کے پانچ سوالوں کے جواب	۳
کل میزان تقسیم لٹریچر ماہ جنوری ۱۹۵۷ء	۴۱۸۲

رپورٹ لجنہ اماء اللہ بھارت

بقیہ صفحہ ۶

علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ آپ کے حالات زندگی۔ اور آپ کا معراج اور مختلف سوانح پاک بیان کئے۔

شعبہ تعلیم } محلہ کے بچوں کو اردو لکھنا اور پڑھنا سکھایا جا رہا ہے۔

شعبہ تربیت و اصلاح } چندہ کی ادائیگی اور پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کرنے اور سچ بولنے کی تاکید کی گئی۔ اور ہر جمعہ ساری عورتیں جمع ہو کر باجماعت نماز پڑھتی ہیں۔

شعبہ خدمت خلق } بیواؤں، غریبوں اور مسکینوں کی ہر طریقہ سے مدد کی جاتی ہے۔ مثلاً نقدی غلہ اور کپڑے سے مدد کی جاتی ہے۔

نوٹ:-

جن لجنات کی طرف سے مئی تا نومبر ۵۶ء کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ دے دیا گیا ہے۔ دیگر لجنات کو بھی اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے۔

اشاعتِ اسلام کا چندہ جمع کرنے کے لئے ہر احمدی کو عملی قدم اٹھانا چاہیئے
غیر احمدی شرفاء سے چندہ کی اپیل

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۲۳ ردسمبر ۱۹۵۵ء میں احباب جماعت کو قربانی کے لئے خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ

"وہ وقت آگیا ہے کہ جماعت اپنے زبانی دعووں اور الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے اور تمام دوست چاہے وہ کسی شعبہ میں کام کرتے ہوں اپنے تن من دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا شروع کر دیں!"

حضور کے ارشاد کی روشنی میں ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ جہاں خود زیادہ سے زیادہ قربانی کرتے ہوئے اپنے ذمہ کے ہر قسم کے چندوں میں باقاعدگی اختیار کرے وہاں تبلیغ اسلام کے کام کو وسیع پیمانے پر چلانے اور جاری رکھنے کے لئے اپنے غیر احمدی دوستوں میں بھی چندہ کی اپیل کریں۔ اور جس قدر کوئی رقم دے اسے شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے۔

حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں تاکیداً ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں درست ابتدائی مشکلات سے نہ گھبرائیں بلکہ دیوانہ وار کوشش جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کوشش اور جدوجہد کے نتیجہ میں تبلیغ کی نئی راہیں کھول دے گا اور جماعت کی مالی مشکلات کو آسان فرما دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کا ہر فرد پوری کوشش کرے اور تمام مبلغین اور عہدیداران بالخصوص ایک معین پروگرام کے ماتحت اپنے اپنے حلقہ کے غیر احمدی شرفاء کے پاس پہنچ کر ان سے اشاعتِ اسلام کے لئے چندہ کی اپیل کریں اور حقیر سے حقیر رقم دینے والے کی پیشکش کو بھی خوشی سے قبول کیا جائے۔

اس غرض کے لئے علیحدہ رسید بکیں ہر جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کو ارسال کی جا چکی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں اور اس بارہ میں جو فیصلہ اور قابل عمل تجاویز ضروری سمجھیں ان سے نظارت ہذا کو بھی اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

فقط والسلام ناظر بیت المال قادیان

رپورٹ کارروائی جلسہ مشاورت صوبہ اڑیسہ
منعقدہ بتاریخ ۳۰ ر و ۳۱ ردسمبر ۱۹۵۶ء بمقام سونگڑہ

صوبہ اڑیسہ کی مجلس مشاورت گذشتہ ۳۰ ر اور ۳۱ ردسمبر ۱۹۵۶ء کو جماعت احمدیہ سونگڑہ بمقام دھوانسا ہی زیر صدارت مکرم مولوی سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر اڑیسہ منعقد ہوئی صوبہ کے مختلف جماعتوں سے ۳۴ نمائندے معہ صوبائی عہدہ داران شامل ہو کر حصہ لیا۔ دیہاتی مبلغین بھی اس میں شامل ہوئے۔ اور اس سال کے مختلف صیغوں کے کام کا کر عمل تعین کیا گیا۔ اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت، مال، تبلیغ، تالیف و تصنیف کے ذمہ فیصلہ شدہ پروگرام لگا دیا گیا تا وہ اس کو پورا کریں۔

تعلیم و تربیت کے ماتحت فیصلہ ہوا کہ (۱) مقامی اور مرکزی انجمن اس کو دوسرے صیغوں پر فوقیت (ٹاپ پرائیورٹی Top Priority) دے۔

(۲) تمام سکولوں اور مدرسوں میں تعلیم پانے کے قابل عمر بچوں (school going age) کی فہرست ہر جماعت اپنی اپنی تیار رکھے۔

(۳) ہر بچہ کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو تعلیم کے واسطے سکول یا مکتب کو باقاعدہ بھیجا کریں۔

(۴) جو مربی تغافل سے کام لے اُن سے سخت باز پرس کی جائے۔

(۵) آہستہ آہستہ تین سال میں سالانہ فی صدی پانچ تعلیم سے فائدہ اٹھائیں۔

(۶) ہر جماعت میں لڑکے اور لڑکیوں کی اردو اور دینی تعلیم کا باقاعدہ انتظام کیا جائے۔

اور (۷) خدام الاحمدیہ اور لجنہ کو اچھی طرح منظم کیا جائے اور ان اداروں کو مفید بنایا جائے تبلیغ کے ماتحت فیصلہ ہوا کہ اس کو تحریری اور تقریری دونوں ذرائع سے ادا کیا جائے۔ اور (۸) اس سال کے باقی حصہ میں اڑیسہ کی پانچ بستیوں میں باقاعدہ سلسلہ وار (کارور Work، انٹینسیو Intensive) کیا جائے۔ اور پچاس بستیوں میں پیغام حق پہنچایا جائے۔ ماسوائے دو رسالہ کے جو زیر طباعت ہیں۔ اور دو ٹریکٹ اڑیہ زبان میں شائع کرائے جائیں۔

مال کے ماتحت یہ فیصلہ ہوا کہ پراونشل اور مقامی فنڈ کا قیام مندرجہ ذیل ذرائع سے کیا جائے۔

(۱) مٹھی فنڈ (۲) ہر فرد سے خواہ وہ بچہ ہو یا بوڑھا یا جوان ایک آنہ فی کس کے حساب سے وصول کیا جائے۔

(۳) ملازمت پیشہ سو روپیہ یا اس سے زائد آمدنی والوں سے یکمشت دو روپیہ اور اس سے کم یعنی پچاس کی آمدنی والوں سے فی کس ایک روپیہ لیا جائے۔

(۴) زراعت پیشہ دانوں پر ۵ ر سے ۱۰ ر ایکڑ ملکیت کے مالکوں سے ایک گون اور دس ایکڑ کی ملکیت رکھنے والوں سے چار گون دھان وصول کیا جائے۔

علاوہ ازیں ایک مرکزی لائبریری کا قیام کیا گیا۔ اور اس کو ترقی دینے کے واسطے مرکز اور جماعتوں کو اپیل کی گئی۔ آئندہ کا نفرنس کے انعقاد پر بھی غور کیا گیا۔ اسی طرح دونوں دن احباب اس میں شامل ہو کر دلچسپی کے ساتھ حصہ لیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

خادم خاکسار فضل الرحمٰن نائب امیر۔ پراونشل

قرارداد جماعت احمدیہ کلکتہ بر وفات حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی وفات کی اطلاع سلسلہ کے اخبارات سے جماعت کلکتہ تک پہونچی۔ آپ کی وفات سے ہم جملہ افراد جماعت احمدیہ کلکتہ کو بے حد صدمہ ہوا۔ چونکہ اطلاع اچانک ملی اس لئے صدمہ اور رنج کی شدت نے شدید چوٹ پہنچائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم احمدیوں کی دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مفتی صاحب مرحوم رضؓ کو اعلیٰ علیین یعنی اعلیٰ مقام عطا فرمادے اور حضرت رسول کریمؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی معیت بخشے۔ آمین۔

حضرت مفتی صاحب رضؓ کے مقام کا اندازہ کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ جبکہ مسیح پاک آپ "محبِ صادق" کے پاک خطاب سے نواز چکے ہیں۔ آپ اولین صحابہ حضرت مسیح موعودؑ میں سے تھے۔ اور جوانی میں حضور کی غلامی میں داخل ہو کر اپنی زندگی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے وقف کی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری زندگی دین اسلام کی خدمت میں گزار دی۔ آپ ہی وہ پہلے مجاہد تھے جنہوں نے امریکہ جیسے مادہ پرست ملک عظیم میں اسلام و احمدیت کی اشاعت کی آپ کے کارنامے بے شمار ہیں۔ جو ہمیشہ ہم تمام نوجوانوں کے لئے سنگِ میل کا کام دیتے رہا کریں گے۔ ہم میں سے ہر ایک نہایت خوش قسمت ہوگا جو حضرت مفتی صاحبؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی تڑپ رکھے گا۔ حضرت مفتی صاحب مرحوم رضؓ کا تعلق کلکتہ کی جماعت سے گہرا رہا ہے۔ متعدد مواقع پر آپ کلکتہ تشریف لاتے رہے ہیں اور اپنی خوش اخلاقی علمیت، شفقت اسلام اور احمدیت پر فدائیت اور عشق کے گہرے اثرات ڈالتے رہے۔ آپ کی وفات پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھی بہت صدمہ گذرا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم احمدیان کلکتہ بھی شامل ہیں۔ اور اپنی دلی ہمدردی رنج و قلق درد و کرب کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضرت مفتی صاحب رضؓ کے اہل و عیال کے ساتھ بھی ہم اسی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو دے۔

اخیر میں ہم پھر دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام احمدیوں کو حضرت مفتی صاحب مرحوم رضؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

خاکسار

سید بدر الدین احمد عفی عنہ

انچارج احمدیہ دار التبلیغ جماعت احمدیہ کلکتہ

درخواستِ دعا

جماعت احمدیہ بمبئی کے ایک مخلص دوست افضل خان صاحب لودی کی اہلیہ محترمہ بہت دنوں سے بیمار ہیں صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار حضرت صاحب منڈا اسگھر بمبئی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

تازہ اطلاعات کے مطابق کانگریس کے ۵ امیدوار لوک سبھا کے لئے اور ۸ ریاستی اسمبلیوں کے لئے بلا مقابلہ کامیاب ہو چکے ہیں۔ ریاستی اسمبلیوں کے ۲ آزاد امیدوار بھی منتخب ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن ۵ فروری۔ کہا جاتا ہے کہ شاہ سعود نے امریکہ کو مطلع کر دیا ہے کہ سعودی عرب روسی اسلحہ نہیں لے گا۔ دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات میں اس بات پر تصفیہ اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ خیال ہے کہ جلد کو صدر آئزن ہاور اور شاہ سعود کے درمیان جو ملاقات ہوگی اس کے بعد مشترکہ اعلان جاری کیا جائیگا۔ جن میں ان باتوں کی وضاحت ہوگی۔ ظہران میں امریکہ کا ہوائی اڈہ مزید ۵ سال تک قائم رہے گا۔ یہ ہوائی مرکز روس کی سرحد سے صرف ایک ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ امریکہ سعودی عرب کو ۳۰ ہزار فوج تیار کرنے کے لئے امداد و اسلحہ دے گا اور بڑے بڑے ٹینک مہیا کرے گا۔ اور ایک اسکواڈرن جیٹ طیارے دے گا۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ شاہ سعود نے آئزن ہاور سے کہا ہے کہ وہ آئزن ہاور پلان کی تفصیلات سے عرب ممالک کو مطلع کریں گے۔ ممکن ہے کہ عرب ممالک اس کو منظور کریں انہوں نے کہا کہ میں ان غلط فہمیوں کو دور کرنے پوری کوشش کروں گا۔ جو عرب ممالک میں امریکہ کے متعلق پائی جاتی ہیں۔

کراچی ۵ فروری۔ واقف کار حلقوں کی اطلاع ہے کہ مغربی پاکستان اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے بعد مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب عوامی سیاسیات سے ریٹائر ہو رہے ہیں۔ انہیں حلقوں کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر خان صاحب نے یہ فیصلہ مغربی پاکستان اسمبلی میں کے موجودہ سیاسی ماحول سے پریشان ہو کر کیا ہے۔ یاد ہوگا کہ ابھی حال ہی میں مغربی پاکستان اسمبلی میں ڈاکٹر خان صاحب کے عدم اعتماد کی تحریک پیش کی گئی تھی۔ اس پر بحث کے دوران ڈاکٹر خان صاحب اور ان کی کابینہ کو شدید نکتہ چینی کا سامنا کرنا پڑا۔

الٰہ آباد ۵ فروری۔ مسٹر نہرو کے مقابلہ پر جو پھولپور (الٰہ آباد) کے ڈبل حلقہ سے لوک سبھا کے امیدوار ہیں تین امیدوار ہیں۔ ایک جن سنگھی اور دو آزاد ان کے نام یہ ہیں۔ مسٹر خود هر پانڈے (جن سنگھ) مسٹر ستیا رام کیم (آزاد) مسٹر نندیوا (آزاد) مسٹر کیم کانگریس منڈل کمیٹی کے سیکرٹری ہیں۔

لندن ۵ فروری۔ توقع ہے کہ سپریم سوویٹ موجودہ پیداوار شپ کو توڑ نے کے ... تیار کرے گا۔ نوجوان نظام کو بدر شپ میں ... کا ... ہے تاکہ مشرقی یورپ میں نوجوانوں اور طالب علموں کے احتجاجوں اور فیکٹری ورکروں کے مظاہروں کی روک تھام کا یہی کارآمد طریقہ ہے۔

ماہرین نے ذیل کے وزیروں اور عہدیداروں کی تبدیلی کا اندازہ لگایا ہے

صدر دار شلوف جن کی عمر ۷۵ سال ہے اور جن کے بارہ میں خیال ہے کہ وہ زیادہ عرصہ تک اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتے مسٹر مالوٹوف ۶۷ سالہ سابق وزیر خارجہ جنہوں نے خارجی پالیسی سے اختلافات کے نتیجہ میں استعفاء دیدیا تھا۔ مسٹر نکویان ... جن کا اقتصادی پالیسی پر گہرا اثر ہے۔ مارشل بلگانن صدارت سنبھال سکتے ہیں۔ یہ اطلاع بھی ہے کہ مسٹر خروشچیف جو پارٹی کے فرسٹ سیکرٹری ہیں مارشل بلگانن کے لئے جگہ چھوڑ دیں گے اور مسٹر مالوٹوف سابق وزیر خارجہ وزارت عظمیٰ سنبھال لیں گے۔ سرخ فوج کے سربراہ اور وزیر دفاع مارشل ژوکوف کے ... سے ایک اہم پوزیشن چھین جا سکتی ہے۔

اِعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں آڈیٹر کی اسامی کے لئے ایک کارکن کی ضرورت ہے تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ و لیاقت دی جائے گی۔ خواہش مند احباب اپنی درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹس، سابقہ تجربہ، عمر و صحت وغیرہ کی تفصیل کے ساتھ اپنی جماعت یا قریب کی جماعت کے امیر یا صدر کی تصدیق کے ہمراہ ۱۵؍۲ تک بھجوا دیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جلسہ پیشوایان مذاہب

قادیان

پر معززین کے پیغامات

(بقیہ صفحہ نمبر ۳)

مجبور ہوتا ہے کہ وہ پرماتما کی ذات پر ایمان لائے۔ فطرت انسانی خدا نے بنائی ہے۔ اگر بھگوان انسان میں یہ فطرت پیدا نہ کرتے تو مختلف مذاہب نہ ہوتے اور نہ ہی مختلف مذہبی جماعتیں۔ آخر دیگر مخلوق بھی تو ہے۔ چرند اور پرند ان کا کوئی خاص مذہب نہیں۔ اسی لئے کہ ان میں عقل سلیم نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گیتا میں بھگوان کرشن نے کہا ہے کہ سب دھرم میرے ہیں۔ اور صرف انسانی جسم میں ہی انسان پرماتما کو پا سکتا ہے اس لئے جہاں روٹی کھانا۔ پانی پینا۔ اولاد پیدا کرنا فطرتی ہیں۔ اسی طرح پربھو چنتن کرنا بھی انسان کی فطرت ہے اور یہ ایک مخصوص انسانی فطرت ہے جو دوسرے جانوروں میں نہیں پائی جاتی۔

مذاہب کی ابتدا شروع میں ہر مذہبی تحریک نیک ہوتی ہے۔ اس کی ابتدا نیکی کے جذبے سے شروع ہوتی ہے۔ اگر ہم مختلف مذاہب اور اُس کے بانیوں کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ یہ تمام حضرات انسانی سماج کی مختلف برائیوں اور بدعتوں سے متاثر ہوئے۔ انہوں نے اُن کے برخلاف جہاد کیا۔ اور پرماتما کی ذات کا پرچار کیا۔ اُس وقت جتنے نیک انسان جو اُن برائیوں سے آزردہ تھے۔ اُن کے جھنڈے تلے جمع ہوئے۔ اسی طرح مختلف جماعتیں عالم وجود میں آئیں۔ شروع میں ان جماعتوں کو نیک بندے ملے جنہیں دنیاوی غرض نہ تھی۔ جماعت میں کرامت ہوتی ہے۔ اقتدار دیکھ خود غرض آدمی اپنی دنیاوی اغراض کے لئے ان جماعتوں میں شامل ہو گئے۔ اور مذہب کو اپنی اغراض اور اقتدار کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ روح غائب ہو گئی اور صرف مردہ جسم کا ڈھانچہ رہ گیا

کم و بیش یہ حالت آج کل ہر مذہبی گروہ کی ہے۔ نیکی صرف زبان پر ہے۔ اعمال بالکل متضاد ہیں۔ مذہب کے نام پر ہندو پاکستان میں جو ہوا وہ اس کی زندہ مثال ہے۔

۴۔ جناب مسٹر بشیر الدین صاحب ڈپٹی چیئرمین پنجاب لیجسلیٹو کونسل و صدر مسیحی سنگت پنجاب

تحریر فرماتے ہیں:۔

"موجودہ زمانہ میں سیاسی اور اقتصادی مضبوطی معیار زندگی کی بلندی اور ذرائع آمد کی فراوانی کی وجہ سے ہر قوم کے معیار اخلاقی اور روحانی اقدار کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ لیکن مادی منفعت کی زیادتی سے لوگوں کے دل اپنے پڑوسیوں کے خوف اور عدم اعتمادی سے رہائی حاصل نہیں کر سکے۔ ہر ملک میں خطرناک اور مہلک اسلحہ کی تیاری کی خواہش پیدا ہو رہی ہے۔ ایسے اسلحہ جو انسان کی ہستی کو مٹا دینے کے لئے کافی ہے اس حالت سے ہم طبعی طور پر یہ سوچنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ اس تباہی سے بچنے کا کیا ذریعہ ہے۔

تمام قوموں کے دلوں میں امن کے لئے ایک شدید اور طبعی خواہش پیدا ہو رہی ہے۔ لیکن انسان کے بنائے ہوئے تمام منصوبے اور لیگ آف نیشنز اور اقوام متحدہ جیسی جماعتیں حقیقی تسلی دینے میں ناکام رہی ہیں خدا تعالیٰ نے ہر زمانے میں دنیا کو تباہی اور بربادی سے بچانے کے لئے اپنے مقدس افراد اور معلمین کو نازک اوقات میں مبعوث کیا۔ آج کل اس بات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ کہ ہم اپنی توجہ ان کی تعلیمات کی طرف پھیریں۔ اور ان کی پیروی کریں تاکہ امن میں آ سکیں۔

امن کے شہزادہ حضرت یسوع مسیح نے فرمایا ہے۔ تم سچائی کو جانو گے اور سچائی ہی تمہیں آزاد کرائے گی۔ زندگی کی صداقت کو ہی انسان کو معلوم کرنا چاہیئے۔ وہ صداقت جو صرف روٹی سے زندہ نہیں رہتی بلکہ خدا کے حکم سے۔ سینٹ پال کہتے ہیں کہ انسان کو اس سے کیا نفع ہوگا۔ کہ اگر وہ تمام دنیا کو حاصل کرے۔ لیکن اپنی زندگی کو ضائع کر دے۔ روح انسان کی قیمتی دولت ہے جس کا بدلہ تمام دنیا بھی ادا نہیں کر سکتی۔

آئیے ہم اس دنیا کے شور و شر میں اطمینان سے سوچیں۔ اور اس آواز کو سنیں تاکہ ہم محتاجی کے ڈر یا باہمی عدم اعتمادی کے ڈر، بیماری اور موت کے ڈر سے نجات پائیں۔

۵۔ جناب برش بھان صاحب وزیر پراجیکٹس جلسہ میں دعوت نامہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"مجھے اس جلسہ میں شمولیت سے دلی خوشی ہوئی۔ لیکن بوجہ مجبوری معذور ہوں۔ میری دلی تمنا ہے کہ یہ جلسہ اپنے اعلیٰ اور عمدہ مقصد میں کامیاب ہو۔

۶۔ جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب ڈھلوں سپیکر پنجاب اسمبلی نے

بوجہ آئندہ انتخابات کے کام میں مصروفیت کے جلسہ میں شمولیت سے معذوری کا اظہار کیا۔ اور یہ تمنا ظاہر کی کہ اس جلسہ کے انعقاد میں جو امن۔ رواداری اور مفاہمت اور قومی اتحاد کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں پوری کامیابی ہو۔

(۷) جناب سردار اُجل سنگھ صاحب سابق فنانس منسٹر نے جلسہ کی

کامیابی کی تمنا ظاہر کی اور بوجہ بیماری شمولیت سے معذوری کا اظہار فرمایا۔

۸۔ شری یسونت رائے ڈپٹی منسٹر تعلیم پنجاب نے بوجہ مصروفیت

جلسہ میں شمولیت سے معذوری کا اظہار کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ جلسہ اپنے اعلیٰ اور مفید مقاصد یعنی امن و صلح اور مفاہمت بہت کامیاب ہو۔ اسی طرح جناب رام کشن صاحب ڈپٹی منسٹر لوکل گورنمنٹ اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور نے بوجہ مصروفیت جلسہ میں شمولیت سے معذوری ظاہر کی۔ اور جلسہ کی کامیابی کی تمنا ظاہر کی۔

۹۔ مسٹر جی۔ آر سیٹھی صاحب جرنلسٹ

نمائندہ پریس امرت سر تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ پیشوایان مذاہب کا جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ اس وقت جبکہ باہمی شبہات اور غلط فہمیاں مختلف مذاہب کے پیروؤں کے درمیان پائی جاتی ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ وہ مذہب کی اہمیت کو سمجھیں جس سے ایک دوسرے کو زیادہ سمجھنے کا موقعہ ملے اور انسانیت کی عزت و احترام قائم ہو۔ میں اس عمدہ کام میں ہر طرح کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

خاتم المفسرین (بقیہ صفحہ ۲)

ہے۔ چنانچہ ہماری طرف سے اس جواب کے ثبوت میں بے شمار حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ منجملہ ایسے ہی حوالہ جات کے اخبار الجمعیۃ دہلی کے تازہ سنڈے ایڈیشن مجریہ ۱۹ر فروری ۵۶ء یعنی اسی قسم کا محاورہ خاتم المفسرین نے استعمال کیا ہے۔ چنانچہ "مطبوعات تازہ" مستقل عنوان کے ماتحت "تفسیر ابن کثیر" کے اردو ترجمہ شائع کردہ منجانب نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی پر جن الفاظ میں ریویو کیا گیا ہے ان کا آغاز ہی ان الفاظ سے ہوتا ہے:۔

"خاتم المفسرین علامہ ابن کثیر کی مشہور تفسیر ابن کثیر کو نور محمد تاجر کتب نے اردو کا جامہ پہنایا ہے یہ پارہ نمبر ۲ کی تفسیر ہے تمام مفسرین کا اتفاق ہے۔ کہ سلف صالحین کی طرز پر تفسیر ابن کثیر دنیا کی بہترین اور مستند تفسیر ہے اور تقریباً بعد کی تمام تفاسیر اسی سے ماخوذ ہیں ...... (الجمعیۃ ۱۹/۲ ۵۶ء)